اہلسنت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم فتحیہ سے جاری کردہ

مجلہ

الفتحیہ

احمد پور شرقیہ بہاولپور

سلسلہ اصلاحی نمبر 91 جون 2021ء

بیاد حضرت علامہ محمد عبداللہ رحمہ اللہ

قیمت فی شمارہ 25 روپے

مضامین

- سلسلہ وار درس قرآن
- امام ابوحنیفہؒ کے مناقب
- سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ
- گالی گلوچ کی ممانعت
- مجاہدے کا بیان
- مسند ابوحنیفہ کی حدیث کا درس
- تذکرہ انبیاء علیہم السلام
- حضرت مولانا رمضان نعمانی
- تعلیم الاسلام
- ایمان کی حقیقت

دارالعلوم فتحیہ

نزد امیر حمزہ ٹاؤن گلشن بلال احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

فکر آخرت پیدا کرنے کیلئے ضرور رسالہ کا مطالعہ کریں اور دوست احباب کو بھی ہدیہ میں دیں۔

مستقل رسالہ جاری کروانے کیلئے اس نمبر پر ابطہ کریں۔ 0307-4034570

ملک سویٹس

تحصیل بازار نزد جامع مسجد غوث شاہ احمد پور شرقیہ

ہماری خاص سوغات خالص دیسی گھی سے تیار...، سوہن حلوہ اور تازہ کھوئے سے تیار شدہ برفی

پروپرائٹرز: اسلم پہلوان، حاجی طارق، ملک شعیب رابطہ 0303-6725892

سعد کلاتھ ہاؤس اینڈ کٹ پیس سنٹر

ہمارے ہاں تمام برانڈ کے کٹ پیس، گل احمد، الکرم، لکھانی۔ نیز اعلیٰ ورائٹی کا کپڑا دستیاب ہے

کھوکھا مارکیٹ نزد خان چوک نور شاہ بخاری روڈ احمد پور شرقیہ

محمد اختر بھٹی۔ رابطہ: 0303-6351861....0333-6351861

فرقان جنرل سٹور

تحصیل بازار نزد مچھلی والا پھٹہ احمد پور شرقیہ... ہمارے ہاں میک اپ کی ورائٹی ہول سول ریٹ پر دستیاب ہے

پروپرائٹرز: فرقان گردیزی، رضوان گردیزی اور اسامہ گردیزی رابطہ: 0300-6854481

اُسامہ گولڈ سمتھ

فینسی اور دلکش زیورات کا واحد مرکز، ہمارے ہاں سونے و چاندی کے خوب صورت اور دیدہ زیب

زیورات آپ کی پسند کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں، نیز خالص کوکے کی ورائٹی بھی دستیاب ہے

نزد جامع مسجد صرافہ بازار احمد پور شرقیہ پروپرائیٹر: نصیر احمد 03077606518 / 0334.6166470

حاجی کریانہ سٹور

چوک عباسیہ کینٹ روڈ احمد پور شرقیہ

ہمارے ہاں اعلیٰ اقسام کے چاول، دالیں اور کریانہ کی تمام اشیاء ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

پروپرائیٹر:۔ ایم قاسم علی بھٹی 0302-8686780 / 0300-6844474

شاھین سٹین لیس سٹیل اینڈ کراکری سٹور

ہمارے ہاں ہر قسم کی کراکری، امپورٹڈ مارنل، ڈنر سیٹ، چینی اور میلامین،

ہارٹ پارٹ، پریشر ککر اور الیکٹرونکس کی تمام وارئٹی دستیاب ہے۔

نزد باٹا شوز کنگن روڈ احمد پور شرقیہ، پروپرائیٹرز: محمد اصغر، ایم ارشد 0333-7660729

شاہ جی جنرل اینڈ جیولری سٹور

.ہمارے ہاں جیولری کا سامان سستے داموں پر دستیاب ہے

تحصیل بازار احمد پور شرقیہ... پروپرائٹر: محمد عرفان شاہ 0333-7051492

گرین فارمیسی

انگریزی و دیسی ادویات کا مرکز

بالمقابل کلینک ڈاکٹر عادل رانجھا صاحب کچہری روڈ اے پور شرقیہ

0300-5019344....0300-7812664

اپنے جائز کاروبار کی تشہیر کے لیے مجلّہ الفتحیہ میں اشتہارات دیں۔ اشتہار کے لئے رابطہ 0307-4034570

مجلّہ ''اَلفَتحِیَّہ''احمد پور شرقیہ

سلسلہ اشاعت نمبر:۹۱...شوال المکرّم ۱۴۴۲ھ بمطابق جون 2021ء

چند اہم مضامین

مضمون	صفحہ نمبر
جامعہ فتحیہ میں افتتاحی تقریب	2
درس قرآن	3
تذکرہ انبیاء کرام	5
تذکرہ صحابہ...سیدنا سعد رضی اللہ عنہ	6
گالی گلوچ کی ممانعت	8
تعلیم الاسلام	10
نکلتے سورج کے ملک جزائر فیجی کا سفر	12
حضرت مولانا شبیر الحق کشمیریؒ	14
بے چارہ مولوی!!	15
ایمان کی حقیقت	16
غزوۂ خندق	22
عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت	23
غیر مقلدین کا امام ابوحنیفہؒ کو خراجِ تحسین	26
حضرت مولانا رمضان نعمانی رحمہ اللہ	33
چوری پکڑنے میں کھوجی کی مہارت	34
کامیابی کے بنیادی اصول	36
ماں باپ کے بغیر بچوں کی زندگی	38
مجرم کی تربیت	39
طنز و مزاح....منظوم کلام	40/41
مختصر مگر پُر اثر	42
بہو کے لیے ہدایات	48

بدُعا
حضرت قاری سید عبدالعلیم شاہ صاحب، احمد پور شرقیہ

زیرِ سرپرستی
حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب: رئیس دارالعلوم مدنیہ بہاولپور۔
حضرت قاری اللہ بخش صاحب: مہتمم دارالعلوم فتحیہ، احمد پور شرقیہ۔

زیرِ نگرانی
حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب مدظلہ، حضرت مولانا قاری اللہ نواز صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی عبدالمجید صاحب مدظلہ۔

مجلسِ ادارت
مدیرِ اعلیٰ: مفتی رب نواز 0307- 4034570
مدیر: مولانا محمد حسن.....

مجلسِ انتظام
منتظم: قاری محمد اسلم صاحب **ناظم:** مولانا محمد ارشد سنڈھل

مجلسِ مشاورت
اساتذہ دارالعلوم فتحیہ: حضرت مولانا محمد یار صاحب، حضرت مولانا محمد الطاف صاحب، حضرت مولانا مفتی زبیر العزیز صاحب، حضرت مولانا محمد طیب صاحب، حضرت مولانا مفتی منور احمد صاحب۔

زرِ تعاون
قیمت: 25 روپے، سالانہ فنڈ ڈاک خرچ سمیت 400 روپے

خط کتابت
مفتی رب نواز، دارالعلوم فتحیہ نزد امیر حمزہ ٹاؤن
احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

میل ایڈریس
monthlyfathia@gmail.com

تحفہ دینے والے اپنا نام لکھیں اور نمائندہ حضرات مہر لگائیں

مجلّہ ''الفتحیہ'' ایک اصلاحی مجلّہ ہے، خود پڑھیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دیں...ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں۔

کَلِمَۃُ الْفَتْحِ

جامعہ فتحیہ میں افتتاحی تقریب

مدیر اعلیٰ

مدارس میں پڑھائی کا نیا سال شوال سے شروع ہوتا ہے۔ چونکہ طلبہ کو شعبان میں قرآن یاد کرنے اور رمضان میں تراویح میں قرآن سنانے کے لیے چھٹیاں دینی ہوتی ہیں اس لیے نئے سال کی ابتداء شوال سے کر کے شعبان تک ختم کر دیتے ہیں۔

حسب سابق ماشاء اللہ طلبہ جوق در جوق مدارس کا رخ کر رہے ہیں اور پہلے سے زیادہ تعداد میں مدارس میں داخلہ لیا جا رہا ہے۔

نئے سال کی ابتدا میں افتتاحی تقریب منعقد ہوتی ہے جس میں کسی بزرگ کو بلا کر دعا کرائی جاتی ہے۔ اس سے تاثر ملتا ہے کہ مدارس میں اگرچہ رات دن پڑھنا اور پڑھانا مطلب نیکی کا کام ہوتا ہے پھر بھی روحانی بزرگوں کی دعاؤں کی ضرورت رہتی ہے۔

اس افتتاحی تقریب میں مدرسہ سے منسلک عوام میں چیدہ چیدہ حضرات کو بھی دعوت دی جاتی ہے۔ یوں وہ تقریب میں آنے والے بزرگ اور عالم کی زیارت بھی کر لیتے ہیں اور بیان بھی سن لیا کرتے ہیں۔

دیگر مدارس کی طرح ہمارے مدرسہ جامعہ فتحیہ احمد پور شرقیہ میں بھی شوال کے پہلے عشرہ میں افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں شہر کی روحانی شخصیت حضرت قاری عبد العلیم شاہ صاحب کو بلایا گیا۔ حضرت قاری صاحب احمد پور شرقیہ کے رہائشی ہیں اور مدرسہ اور اہل مدرسہ پر شفقت کرنے والوں میں سے ہیں۔ جب بھی انہیں دعوت دی جاتی ہے شفقت فرماتے ہوئے تشریف لے آتے ہیں۔

اس تقریب میں بہاول پور سے حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب دام ظلہ بھی تشریف لائے۔ اور طلبہ کو نصیحت آموز خطاب کیا۔ جس میں علم دین کی اہمیت بتاتے ہوئے فرمایا:

انسان کی قدر وحی والے علم کے ساتھ ہے۔ ورنہ محض کھانا، پینا، زندگی گزارنا اور مر جانا تو حیوانوں میں بھی ہے۔ وحی کے علوم و برکات سے محروم کفار کو قرآن میں کہا گیا: **اولئک کالانعام بل اضل**، یہ لوگ جانور ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔

حضرت مولانا صاحب نے علوم دین کی اہمیت کے ساتھ ساتھ اخلاص کی تلقین بھی فرمائی۔ اس حوالے سے **الصحیح للبخاری** کا حوالہ دیا کہ انہوں نے عنوان قائم کیا کہ وحی کی ابتدا کیسے ہوئی مگر ابتداء میں حدیث **انما الاعمال بالنیات** تحریر فرمائی۔ جس سے مقصود طلبہ کو یہ نصیحت کرنا ہے کہ وحی کے علوم پڑھنے میں نیت خالص ہو، اللہ کو راضی کرنے کے جذبہ سے پڑھا جائے۔

حضرت مولانا صاحب دام ظلہ کو پہلی بار دیکھنے اور بیان سننے کا موقع ملا۔ انہوں نے بعض کتابوں کی عبارتیں پڑھیں اور ان کے متعلق کچھ اہم فوائد بھی طلبہ کو بتائے۔ ان کی گفتگو سے معلوم ہوا انہیں علوم میں کافی مہارت ہے اور ماشاء اللہ قابل ترین عالم ہیں۔

تقریب کے آخر میں دعا کے لیے حضرت قاری عبد العلیم دام ظلہ سے عرض کیا گیا۔ مگر انہوں نے حضرت مولانا عبد الرزاق صاحب دام ظلہ سے فرما دیا کہ دعا آپ کرا دیں۔ چنانچہ انہوں نے طلبہ، مدرسہ، پاکستان، مساجد و مدارس اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے دعا کرائی۔ (رب نوازعفا اللہ عنہ)

درسِ قرآن

مولانا چراغ صادق صاحب، احمد پور شرقیہ

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ (سورۃ النمل، آیت:۱۶)

ترجمہ: اور سلیمان وارث ہوئے داود کے اور کہا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھائی گئیں اور ہمیں سب کچھ دیا گیا۔ بے شک یہ تو واضح فضل ہے۔

(۱) سیدنا سلیمان علیہ السلام کی یہاں تعریف کی جا رہی ہے اور قابلِ تعریف وراثت علم، نبوت اور بادشاہت والی ہے کہ وہ اپنے والد کے علم، نبوت اور بادشاہت میں وارث ہوئے۔ یاد رہے نبی کی مالی وراثت اولاد میں تقسیم نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے۔ جو کچھ مال ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہو جاتا ہے۔

(۲) سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو.... اس سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے انعاماتِ الٰہی کو لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ لہٰذا اللہ نے جو نعمتیں عطاء کی ہوں لوگوں کے سامنے شکر کے طور پر ان کا تذکرہ کرنا درست ہے۔

(۳) یہاں سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خصوصیت مذکور ہے کہ انہیں پرندوں کی بولیاں سمجھنے کی نعمت حاصل تھی۔ حالانکہ وہ پرند، چرند اور تمام حشرات الارض کی بولیاں سمجھتے تھے۔

پرندوں کی بولیاں سمجھنے کی تخصیص اس لیے کی گئی کہ پرندے ہر وقت اُن پر سایہ کئے رہتے تھے یعنی پاس موجود ہوتے یا پھر پرندوں کا خاص کر تذکرہ اس وجہ سے ہے کہ ان کے واقعہ میں ہدہد سے مکالمہ کرنا مذکور ہے اور ہدہد پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔

(۴) یوں نہیں فرمایا کہ ہم پرندوں کی بولیاں جانتے ہیں بلکہ یہ فرمایا: ہمیں پرندوں کی بولیاں سکھا دی گئیں۔ یعنی اللہ نے سکھائی ہیں۔ اس طرح کی تعبیر میں اظہارِ عاجزی ہے۔

(۵) یہ معلوم ہوا کہ پرندوں کی بھی معنی دار آواز ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرندے ایک دوسرے کی آواز سمجھ جاتے ہیں۔

(۶) عام لوگوں کو پرندوں کی آواز بے معنیٰ معلوم ہوتی ہے لیکن سیدنا سلیمان علیہ السلام کا پرندوں کی بولیاں سمجھنا اُن کا معجزہ تھا لہٰذا معجزہ کا ثبوت قرآن میں پایا گیا۔

(۷) ''ہمیں ہر چیز دی گئی'' کا مطلب یہ ہے کہ علم، نبوت اور حکومت چلانے کے لیے جو جو ضروری چیزیں تھیں وہ سب انہیں عطاء کر دی گئی یعنی اس دَور کے دینی و دنیاوی عطیات انہیں دے دیئے گئے۔ یہ مطلب نہیں کہ قیامت تک پیدا ہونے والی تمام چیزیں انہیں دی گئیں۔

(۸) پرندوں کی بولیاں سمجھنے اور بادشاہت کے لیے وسائل کے مہیا ہو جانے کو اللہ کا فضل کہنے میں اشارہ ہے کہ دنیاوی نعمتوں کا ملنا بھی فضل الٰہی ہوا کرتا ہے۔

.....

الفتحیہ کے پرانے شمارے

پرانے الفتحیہ فی شمارہ: دس روپے میں حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ جو حضرات تقسیم کی غرض سے سو یا اس سے زائد شمارے خریدیں گے، انہیں چھ سو روپے فی سینکڑا کے حساب سے دیا جائے گا۔ مگر یاد رہے کہ وہ شمارے متفرق اور بلا ترتیب ہوں گے۔ ادارہ کی اس رعایت سے فائدہ اُٹھائیں، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے ''الفتحیہ'' خرید کر تقسیم کریں۔ (ادارہ)

کچھ دیر حدیث کی مجلس میں

كَشْفُ الصَّحِيْفَةِ لِحَلِّ مُسْنَدِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ

(قسط:۸۰)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

فَجَآءَ عَبْدُ اللّٰهِ وَفَقَدَ الشَّاةَ فَاَخْبَرَتْهُ الرَّاعِيَةُ بِاَمْرِهَا فَلَطَمَهَا ثُمَّ نَدِمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ فَقَالَ سَوْدَاءُ لَاعِلْمَ لَهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهَا اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِى السَّمَآءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا فَاَعْتَقَهَا۔ (مسند ابی حنیفۃ صفحہ ۷)

پس عبد اللہ آئے اور انہوں نے اپنی بکری کو گم پایا تو انہیں بکریاں چرانے والی (لونڈی) نے اس (بکری) کے معاملہ کی خبر دی۔ انہوں نے اسے تھپڑ مار دیا، پھر اس پر وہ نادم ہوئے۔ پس اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذِکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھاری سمجھا اور فرمایا: آپ نے مومن عورت کے چہرہ کو مارا۔ انہوں نے عرض کیا وہ تو ایک حبشی عورت ہے جسے ایمان کا کچھ بھی علم نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اس سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمان میں۔ پھر فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ فرمایا: بلاشبہ یہ مومن عورت ہے تو اسے آزاد کر دے۔ پس انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

فقه الحديث و تشريح الرواية

(۱) عبد اللہ سے مراد ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ حدیث کے ابتدائی حصہ میں صراحت ہے۔

(۲) سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بکری کو گم پایا کیونکہ اسے بھیڑیا لے گیا تھا۔ انہیں اس بات کی اطلاع بکریاں چرانے والی لونڈی نے دی۔

(۳) انہوں نے خیال کیا کہ یہ واقعہ لونڈی کی غفلت سے پیش آیا، اس لئے اسے تھپڑ مار دیا۔

(۴) پھر انہیں خیال ہوا کہ لونڈی کو بلا وجہ مارا گیا ہے اس لیے وہ نادم (شرمندہ) ہوئے۔

(۵) پھر اپنے اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا جس سے سبق ملتا ہے کہ اہم بات اپنے بڑے کے علم میں لانی چاہیے۔

(۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات قابلِ اصلاح سمجھتے تو اپنے صحابہ کی اصلاح فرما دیتے۔ یہاں بھی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: آپ نے مومن عورت کو مارا؟

(۷) سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ چونکہ عالم الغیب نہیں تھے، اس لیے ان کا اپنا خیال تھا کہ یہ عورت مومن نہیں ہے۔

(۸) مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اور امتحان لیا تو وہ مومن ہی ثابت ہوئیں۔

(۹) اس لونڈی نے اللہ و رسول کے ماننے کی گواہی دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مومن قرار دیا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان دل کی تصدیق کو کہتے ہیں، نیک اعمال اس سے الگ تھلگ ہیں۔

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی آزاد کرنے کا حکم دیا۔ یہ حکم مستحب تھا۔

(۱۱) یہ حکم اگرچہ استحباب کے درجہ میں تھا پھر بھی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فوراً حکم کی تعمیل کر دی۔

(۱۲) آزاد کرنے کا حکم اس لیے دیا، ان سے تھپڑ مارنے کا جو عمل سرزد ہوا، اس کا کفارہ ہو جائے۔

تذکرہ انبیاء

جادوگروں میں باہمی مشورہ

منیب کے قلم سے

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ بَلْ اَلْقُوْا۔

(سورہ طٰہٰ، آیت ۶۴، ۶۵)

ترجمہ آیات

لہٰذا اپنی ساری تدبیریں پختہ کرلو، پھر صف باندھ کر آؤ اور یقین رکھو کہ آج جو غالب آجائے گا فلاح اُسی کو حاصل ہوگی۔ جادوگر بولے: موسیٰ یا تو تم (اپنی لاٹھی پہلے) ڈال دو، یا پھر ہم ڈالنے میں پہل کریں؟ موسیٰ نے کہا: نہیں، تم ہی ڈالو۔''

(آسان ترجمہ قرآن صفحہ ۹۶۴)

آیات کا خلاصہ

مصر کے بادشاہ فرعون نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کو جادو قرار دیا اور پھر ان کے مقابلہ کے لیے جادوگروں کو لے آیا۔ جادوگر میدان مقابلہ میں آئے تب انہوں نے جو باہمی گفتگو کی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ کہا اس کا تذکرہ ان آیات میں ہے۔

تفسیری فوائد

(۱) ''اپنی تدبیریں پختہ کرلو'' مطلب سب مل کر بیک وقت اپنے جادو کا زور دکھاؤ۔

(۲) صف باندھ کر کھڑے ہونے کی صورت میں چونکہ مخالف پر رعب پڑتا ہے اس لیے انہوں نے صف باندھ کر مقابلہ میں آنا پسند کیا۔

(۳) چونکہ یہ مقابلہ مجمع عام میں تھا، فیصلہ کن مقابلہ تھا، پھر وہ جادوگر حکومتی سربراہی میں آئے اس لیے وہ کہنے لگے اصل جیت تو آج کی جیت ہے جو آج جیتے گا وہ حکومت اور عوام میں کامیاب سمجھا جائے گا۔

(۴) جادوگروں نے کہا: پہل آپ کرتے ہیں یا ہم کریں؟ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی پہل کریں۔

جادوگروں نے پہل کرنے کا موقع دیا اس لیے اخلاق کا تقاضا تھا کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرماتے کہ بلکہ آپ ہی پہل کرو۔

جادوگروں نے پہل کرنے کی پیش کش کرکے پس پردہ تاثر دینا چاہا کہ ہم آپ سے خوف زدہ نہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ''پہل تم کرو'' فرما کر انہیں یہ تاثر دیا کہ میں بھی مکمل طور پر مطمئن ہوں۔

مزید ایک حکمت بھی تھی اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام پہل کرتے اور ان کا معجزہ جادوگروں کے جادو پر غالب آجاتا تو بعد میں کوئی یہ کہہ دیتا کہ جادوگروں کو تو اپنے کرتب دکھانے کا موقع ہی نہیں ملا۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام انہیں پہل کرنے کا موقع دیں تاکہ لوگ جادو کا مظاہرہ بھی کرلیں اور معجزہ کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ دونوں کا نظارہ کرکے جب معجزہ کو غالب پائیں گے، تب وہ پکار اُٹھیں گے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو اعلیٰ درجہ کی جیت حاصل ہوئی۔ یوں معجزہ کی حقانیت کا انہیں بھرپور یقین ہوگا۔

.....

اعلان تصحیح

تذکرہ انبیاء کے تحت پچھلے درس میں اِنَّ هٰذَانِ درج ہوگیا جب کہ اِنْ هٰذَانِ لکھنا چاہیے تھا۔

عام نبی موسمی پھول کی طرح ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سدا بہار کی پھول کی مانند ہیں۔ [ام سلطان، رجانہ]

نجوم ھدایت

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ

مولانا جمیل الرحمٰن عباسی (بہاول پور)

وہ تاریخ کا ایک حیرت انگیز منظر تھا، جب اپنی ماں سے ٹوٹ کر محبت کرنے والے ایک بیٹے سے اس کی ماں کہہ رہی تھی:

''بیٹے! اگر تم نے دینِ اسلام نہ چھوڑا تو میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں کھانا پینا چھوڑ دوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی اور لوگ تمہیں طعنے دیتے رہیں گے''

اور ماں نے واقعۃً ایک رات اور ایک دن کھانا نہیں کھایا، اس وقت بیٹے نے جو جواب دیا اس پر زمانہ حیرت زدہ رہ گیا، بیٹے نے کہا:

''ماں! اگر تمہاری ہزار جانیں ہوتیں اور ایک ایک کر کے نکلتی جاتیں تب بھی میں اسلام کو نہ چھوڑتا''

ماں نے بیٹے کی اسلام کے ساتھ اس قدر گہری وابستگی اور مضبوط تعلق دیکھا تو کھانا پینا شروع کر دیا۔

یہ ہیں ہماری اس مجلس کے ممدوح حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، جو فاتح ایران بھی ہیں، کوفہ کے بانی بھی ہیں، عشرہ مبشرہ سے بھی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں بھی ہیں، اسلام کے سب سے پہلے تیرانداز بھی ہیں، اسلام کے لئے سب سے پہلے ایک اسلام دشمن کا خون بہانے والے بھی ہیں اور انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا فداک ابی و امی میرے ماں باپ آپ پر قربان۔

حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے والد کا نام وہیب بن عبد مناف تھا، آپ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا، آپ کی والدہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی چچا زاد بہن تھی، عشرہ مبشرہ میں سے آپ کا انتقال سب سے آخر میں ہوا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مسلمان ہونے سے پہلے خواب دیکھا گویا میں تاریکی میں ہوں، مجھے کچھ نہیں دکھائی دیتا کہ اچانک میرے سامنے چاند روشن ہو گیا اور میں اس کے پیچھے چلا جاتا ہوں اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس چاند کی طرف کون مجھ پر سبقت لے گیا ہے، میں نے دیکھا کہ وہ زید بن حارثہ اور علی بن ابی طالب اور ابوبکر ہیں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ تم لوگ اس جگہ کب پہنچے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ابھی، پھر چند روز کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ دعوت اسلام دیتے ہیں پس میں اجیاد کی گھاٹی میں آپ سے نماز عصر پڑھنے کے بعد ملا اور مسلمان ہو گیا اور سوا ان لوگوں کے جن کو خواب میں دیکھا تھا اسلام میں مجھ پر کوئی سبقت نہیں لے گیا تھا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو اس لشکر کا سالار مقرر کیا جس کو فارسیوں کے مقابلہ کے واسطہ روانہ کیا تھا یہی اس لشکر کے سردار تھے جس نے فارسیوں کو قادسیہ اور جلولا میں شکست دی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی ماتحت فوج کا کچھ حصہ جلولا کی طرف روانہ کر دیا تھا جس نے جا کر وہاں ایرانیوں کو شکست دی، انہوں نے ہی کسری کے مدائن کو عراق میں فتح کیا تھا۔

عرب کے نامور شاہسواروں میں ایک نمایاں نام حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا تھا، کوفہ شہر کے آپ بانی بھی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کے گورنر بھی رہے، حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

جب ابولؤلؤ مجوسی کے ہاتھوں زخمی ہوئے تو آپ نے خلیفہ کے انتخاب کے لئے چھ رکنی کمیٹی تشکیل دی اور کمیٹی کو پابند کیا کہ اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کریں، اسی موقع پر فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو جائیں تو بہتر ورنہ نیا خلیفہ ان کی خدمات سے ضرور مستفید ہو، آپ مستجاب الدعوات بھی تھے، اللہ تعالیٰ آپ کی دعاوں کو رد نہیں فرماتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر تھا، چنانچہ ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی **اللھم استجب لسعد اذا دعاک** اے اللہ! جب سعد آپ سے دعا کریں آپ قبول فرمانا۔

ایک موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے فخر سے فرمایا **ھذا خالی فلیرنی امرء خالہ** (ترمذی شریف) ''یہ سعد میرے ماموں ہیں کسی کا ایسا ماموں ہو تو دکھائے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ حضرت سعد قبیلہ زہرہ سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی اسی قبیلہ کی تھیں اور یہ آپ کی والدہ کے چچا کے لڑکے تھے کیونکہ حضرت آمنہ، وہب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور عرب میں ماں کی طرف والوں کو ماموں کہتے ہیں۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لیت رجلا صالحا یحرسنی** کاش میرے صحابہؓ میں کوئی نیک آدمی مجھ پر پہرہ دے۔ اتنے میں ہم نے اسلحہ کی آواز سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہو؟ جواب ملا سعد، آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ (بخاری مسلم)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معرکہ احد میں یہ فرماتے ہوئے سنا **یا سعد ارم فداک ابی و امی** اے سعد! تیر پھینکیے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! (بخاری مسلم)

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **سعد بن ابی وقاص فی الجنۃ** سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ (ترمذی شریف)

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ایک مشرک کو تیر مارا، وہ تیر سیدھا اس کی پیشانی پر لگا، وہ گر پڑا اور اس کی شرم گاہ ظاہر ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعدؓ کے درست نشانہ اور مشرک کی ذلت آمیز شکست پر ہنس پڑے۔

ابن اسحاق نے مغازی میں لکھا ہے کہ جن دنوں مکہ مکرمہ میں مسلمان خفیہ عبادت کیا کرتے تھے انہی دنوں حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ صحابہ کرامؓ کے ایک گروہ کے ساتھ کسی گھاٹی میں عبادت کر کے نکلے تو مشرکین سے آمنا سامنا ہو گیا، مشرکین نے دین اسلام کا تمسخر اڑانا شروع کیا اور نوبت جنگ تک پہنچ گئی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا ایک جبڑا اٹھا کر ایک مشرک پر دے مارا، وہ مشرک زخمی ہو گیا **فکان اول دم اریق فی الاسلام** یہ پہلا خون ہے جو اسلام کی خاطر بہایا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو ایک سریہ میں روانہ فرمایا جب قریش کے قافلہ سے مقابلہ ہوا تو نوبت تیر اندازی تک پہنچی: **وکان اول من رمی بسھم فی سبیل اللّٰہ**... حضرت سعد رضی اللہ عنہ اسلام کیلئے تیر اندازی کرنے والے پہلے شخص ٹھہرے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۶ھ عقیق میں ہوا آپ کو مدینہ لایا گیا اور مسجد نبوی کے پاس آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور مدینہ منورہ میں تدفین ہوئی۔ (اسد الغابۃ ج ا ص، الاصابہ ج ا ص)

گالی گلوچ اور فحش گوئی

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (کراچی)

گالی اور فحش کلامی سے مراد یہ ہے کہ ایسے کلام جن سے آدمی شرماتا ہو ان کو صریح اور کھلے الفاظ سے ظاہر کرنا، پھر اگر وہ واقعہ کے مطابق اور صحیح ہو تو ایک گناہ گالی دینے کا ہے اور واقعہ کے خلاف ہو دوسرا گناہ بہتان و افتراء کا بھی ہے جیسے کسی شخص یا اس کی ماں بہن کی طرف کسی فعل حرام کی نسبت کرنا۔

حدیث: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے مقابلہ کرنا کفر ہے۔ (بخاری و مسلم از ترغیب: ۲۸۵/۳)

اور حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چند عہد لئے۔ ایک یہ کہ کسی کو گالی نہ دو، جابرؓ کہتے ہیں کہ الحمد للہ میں نے اس عہد کو پورا کیا اس کے بعد شریف (آزاد) یا غلام کو گالی دی، اور نہ کسی اونٹ، بکری جانور کو۔ دوسرا یہ کہ کسی نیکی کو معمولی اور حقیر سمجھ کر نہ چھوڑو۔ تیسرے یہ کہ جب کسی مسلمان بھائی سے ملو تو خندہ پیشانی اور اخلاق سے ملو، چوتھے یہ کہ اپنے تہہ بند یا پاجامہ کو نصف پنڈلی تک رکھو اور یہ بھی نہ کرو تو ٹخنوں سے اوپر تک رکھو، ٹخنوں سے نیچے کرنے سے سختی سے بچو کہ وہ تکبر کی علامت ہے۔ پانچویں یہ کہ اگر کوئی شخص تم پر ایسا عیب لگائے جس کو وہ تمہارے اندر جانتا ہے تو تم (اس کے بدلہ میں) اس کا وہ عیب ظاہر نہ کرو جو تمہیں اس کے اندر معلوم ہے۔ (ابوداود، ترمذی)

اور ایک طویل حدیث میں عفیف عورت کی طرف فعل حرام کی نسبت کرنے کو اکبر کبائر گناہوں میں شمار کیا ہے۔ (ابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب للمنذری: ۲۸۹/۳)

گالیوں میں عموماً ماں بہن اور بیٹی کی طرف فعل حرام کی نسبت کی جاتی ہے، یہ اسی وعید میں داخل ہے۔

اور حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی شخص کو عیب لگانے کے لیے ایسی بات کہے جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ میں اس وقت تک روکے رکھیں گے جب تک وہ اپنے کہے کی سزا نہ بھگت لے۔ (الطبرانی باسناد جید، ترغیب: ۲۸۹/۳)

گلوچ میں عموماً ایسے ہی افعال مسنوب کئے جاتے ہیں جو اس میں نہیں۔

نیز حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے غلام پر زنا کا الزام لگائے (تو اگرچہ دنیا میں اس پر حد شرعی جاری نہیں ہوگی) مگر قیامت میں اس پر حد قذف جاری کی جاوے گی۔ (بخاری، مسلم، ترغیب)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ ایک روز اپنی پھوپھی سے ملنے گئے، انہوں نے ان کے لئے کھانا منگوایا، کنیز نے لانے میں دیر کی تو ان کی زبان سے نکلا۔ زانیہ جلدی کیوں نہیں لاتی۔ عمرو ابن عاصؓ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات کہی، کیا تمہیں اس کے زنا کی اطلاع ہے؟ انہوں نے کہا بخدا مجھے کوئی اطلاع نہیں (محض غصہ میں یہ لفظ کہہ دیا) آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو مرد یا عورت اپنی باندی (کنیز) کو زانیہ کہہ کر پکارے حالانکہ وہ اس کے زنا پر مطلع نہیں تو قیامت کے روز یہ کنیز اس کو کوڑے لگائے گی۔ (رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ فیہ الحافظ، ترغیب: ۲۸۹/۳)

حدیث میں ہے: فحش کلامی (گالی) سے بچو کہ اللہ تعالیٰ فحش اور فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا۔ (رواہ الحاکم فی صحیحہ وابن حبان عن ابی ھریرہ کذا فی تخریج الاحیاء)

اُسوَۂ حسنۃ

سنت نبوی کے عاملین

جمع وترتیب ابوالحسین

حضرت مولانا حکیم محمد اختر رحمہ اللہ نے فرمایا:

''اختر کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں داڑھی رکھ لو، اختر کوئی چیز نہیں ہے، ایک بھنگی بھی اگر کمشنر کے احکام کا ٹین بجا کر اعلان کرتا ہے تو آپ کمشنر کے احکام سمجھ کر اس پر عمل کرتے ہیں، یہ نہیں دیکھتے کہ اعلان کرنے والا جمعدار ہے، اگر اختر کو انتہائی حقیر سمجھتے ہو تو ہمیں منظور ہے لیکن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں داڑھی رکھ لو تا کہ قیامت کے دن یہ کہہ سکو کہ

ترے محبوب کی شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت کو اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

اور کوئی داڑھی رکھنے پر آپ پر ہنسے تو یہ شعر پڑھ لیا کرو

اے دیکھنے والو مجھے ہنس ہنس کے نہ دیکھو
تم کو بھی محبت کہیں مجھ سا نہ بنا دے''

(آداب عشق رسول صفحہ ۲۲، ۲۳، اختر تاباں صفحہ ۵۷)

مولانا محمد اسجد قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''داڑھی پر حضرت [مولانا حکیم محمد اختر رحمہ اللہ (ناقل)] کا یہ شعر انتہائی مؤثر ہے

جن کے چہرے پر نہ ہو آہ! نبی کی سنت
کیسے معلوم ہو مؤمن کا مسلماں ہونا

اللہ شاہد ہے کہ حضرت کے ان ملفوظات کا سامعین پر اس درجہ اثر ہوا کرتا تھا کہ مجلس میں شریک ۹۸ فی صد حضرات یقینی طور پر اتباع کا وعدہ کر کے اور طے کر کے اٹھتے تھے۔'' (اختر تاباں صفحہ ۵۷)

مولانا محمد اسجد قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت کو چونکہ اشعار کا اعلیٰ ذوق تھا، بے شمار نعتیں حضرت نے وارفتگی اور غایت عشق وعقیدت کے عالم میں کہی ہیں، ہر نعت کا ہر شعر حضرت کے دل میں موجود عظمت ومحبت رسالت کا آئینہ دار ہے، خاص طور پر اتباع سنت کے تعلق سے حضرت کا یہ شعر تو بے انتہاء مقبول ومعروف ہوا۔

نقش قدم نبی کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے''

(اختر تاباں صفحہ ۵۸)

مولانا محمد اسجد قاسمی صاحب لکھتے ہیں:

''حضرت نے اپنی پوری زندگی سنتوں کی اتباع اور اس کی دعوت میں صرف فرمائی ہے، آپ کی مقبول کتاب ''پیارے نبی کی پیاری سنتیں'' کا ایک پیرا گراف یہ ہے: ''محبت کی ابتداء بھی یہی ہے کہ اور انتہاء بھی یہی ہے کہ یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت بھی اتباع سنت پر موقوف ہے اور انتہاء بھی، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے فاتبعونی کی قید لگا دی کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو، پھر تمہیں کیا انعام ملے گا؟ یحببکم اللہ، میں تم سے محبت کرنے لگوں گا۔ معلوم ہوا کہ محبت کی ابتداء بھی سنت کی اتباع پر موقوف ہے اور اس کی انتہاء یعنی محبوبیت عند اللہ بھی سنت کی اتباع کا ثمرہ ہے کیونکہ فاتبعونی پر یحببکم اللہ کی ترتیب منصوص ہے، اسی لئے سید الطائفہ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے فرمایا: ''ہمارے سلسلہ میں وصول الی اللہ (اللہ تک پہنچنا) اسی لیے بہت جلد ہو جاتا ہے کہ کیونکہ اتباع سنت پر عمل کیا جاتا ہے،'' اگر آج بھی امت سنت کے راستے پر آجائے تو اس کی دُوری حضوری میں تبدیلی ہو جائے اور تمام مسائل حل ہو جائیں۔'' (اختر تاباں صفحہ ۵۹)

عقائد کا بیان

تعلیم الاسلام

حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی صاحب

سوال: توریت اور زبور اور انجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے۔ توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور (مائدہ: ع ۷) یعنی بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نُور ہے۔

زبور کے بارے میں فرمایا: وآتینا داود زبورا (نساء: ع ۲۳) ہم نے داود کو زبور دی۔

انجیل کے بارے میں فرمایا: وقفینا بعیسی بن مریم واتینٰہ الانجیل (حدید: ع ۴) یعنی ہم نے عیسی بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی۔

پس مسلمانوں کو قرآن مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال: اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے کیونکہ ان تمام کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے۔ تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال: تو کیا توریت اور زبور اور انجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہیں وہ اصلی آسمانی توریت اور زبور اور انجیل ہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے ... موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف (ادل بدل) ہوئی ہے اس لیے ان موجودہ کتابوں میں یہ یقین نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں!

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے اُترے تھے؟

جواب: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر سورۂ سبح اسم ربک الاعلی میں موجود ہے!

سوال: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے یا اُس کا کلام ہے؟

جواب: قرآن مجید خدا تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی ہے۔ قرآن مجید میں اس کو کتاب اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلام اللہ بھی۔

سوال: توریت، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں سے افضل کون سی کتاب ہے؟

جواب: قرآن مجید سب سے افضل ہے۔

سوال: قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

جواب: بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں: اول یہ کہ قرآن مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ محفوظ ہے اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآن مجید کی نظم (عبارت) معجز ہے۔ یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

وعظ و نصیحت

مجاھدے کا بیان

عبد المتین کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا۔ (سورۃ المزمل، آیت:۸)

اپنے رب کا نام یاد کرتا رہ اور اس کی طرف یکسو ہو جا۔

مطلب یہ ہے کہ مخلوق سے توجہ ہٹا کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جایئے۔ دوام کے ساتھ اللہ کا نام یاد کرتے رہنا اور سب سے توجہ ہٹا کر اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنا مجاہدہ ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ۔ (صحیح مسلم)

اور اللہ سے مدد مانگ اور ہمت نہ ہار۔

اس حدیث میں اللہ سے مدد مانگنے میں ہمت نہ ہارنے کی تعلیم ہے اور ہمت نہ ہارنا ''مجاہدہ'' ہے۔

اس حدیث سے یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ اللہ کی مدد آنے میں تاخیر ہو جائے تو مایوس ہونے کی بجائے تسلسل کے ساتھ مدد مانگتے رہنا چاہیے۔

ارشادِ نبوی ہے:

''حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ (بخاری و مسلم)

جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا اور جنت کو گراں کاموں سے ڈھانپا گیا۔

نفسانی شہوات والے کام کرنے اور شہوانی لذتوں میں مست ہونے کا وبال جہنم ہے۔ اسی طرح جنت کا حصول مشقت والے نیک اعمال کرنے پر ہے۔ جہنم سے بچنے کے لیے نفسانی خواہشات کو چھوڑنا اور جنت حاصل کرنے کے لیے مشقت جھیل کر نیکیاں کرنا مجاہدہ ہی سے ہو سکتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاَطَالَ الْقِيَامَ۔ (بخاری و مسلم)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی، انہوں نے لمبا قیام کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لمبا قیام کرنا یعنی بہت دیر تک نماز پڑھتے رہنا مجاہدہ ہے۔

ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات گزارتا۔ انہیں وضو کا پانی لا دیتا اور دوسری کوئی ضرورت ہوتی تو پوری کر دیتا تھا۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے مانگو۔ میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (صحیح مسلم)

تم سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری مدد کرو۔

مطلب یہ ہے کثرت سے نوافل پڑھو۔ یہ کثرت سے نوافل پڑھنا مجاہدہ ہے۔

معلوم ہوا کہ نفلوں کی کثرت کرنا پسندیدہ عمل ہے۔ لہٰذا جو لوگ بزرگوں کے زیادہ نوافل پڑھنے پر اعتراض کرتے ہیں ان کا اعتراض غلط ہے۔

(حدیثیں ''ریاض الصالحین'' سے ماخوذ ہیں)

.....

بیرون شہر والوں کے لیے خوش خبری

ایک رسالہ کا سالانہ فنڈ ڈاک خرچ سمیت ۴۰۰ روپے ہے۔ مگر جو شخص ایک ہی ایڈریس پر پانچ یا زائد رسالے منگوائے اسے فی رسالہ ۳۰۰ روپے میں ملے گا ان شاء اللہ۔ (ادارہ)

نکلتے سورج کا ملک

جزائر فیجی کا سفر

قسط:۳

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

ماشاءاللہ یہ دیکھ کر مسرت ہوئی کہ یہ تینوں علماء قوی الاستعداد اور صاحب لیاقت مدرسین ہیں۔ جنہوں نے نہایت مشکل حالات میں بچوں پر محنت کر کے انہیں معیاری دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی قابل ستائش خدمت انجام دی ہے، میں نے طلبہ کا جائزہ لیا تو ان اساتذہ کی محنت کا اندازہ ہوا، ان حضرات کو شب وروز طلبہ کی تعلیم وتربیت میں اساتذہ کی کمی کی وجہ سے منہمک رہنا پڑتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی محنت کا صلہ دیا کہ مدرسہ سے حفاظ کی ایک بڑی تعداد تیار ہو چکی ہے، اور عربی و اسلامی علوم کے طلبہ کی ایک جماعت دورۂ حدیث کے لیے تیار ہے۔

۸ جنوری کو عصر کے بعد عشاء تک افتتاح دورہ حدیث کے جلسے کا اعلان ہو چکا تھا۔ علاقے کے مسلمان جوق در جوق اس اجتماع میں شرکت کے لیے دُور دور سے آئے۔ عصر سے مغرب تک مدرسے میں طلباء کی کار گزاریوں کا دلچسپ مظاہرہ حاضرین کے سامنے پیش کیا گیا، اور مغرب کے بعد دَورہ حدیث بلکہ ہر درجے کی ایک ایک کتاب کا افتتاح بندہ کے سامنے عبارتیں پڑھنے سے کیا گیا۔ تمام طلبہ نے عبارتیں درست پڑھیں، پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں نے اپنی گزارشات پیش کیں، جو حاضرین نے توجہ سے سنیں۔ بعد میں یہاں کے لوگوں نے بتایا کہ لمباسا میں شاید اتنا بڑا مسلمانوں کا اجتماع اس سے پہلے نہیں ہوا تھا۔ حاضرین میں اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد بھی شامل تھے، اور ان میں سے بعض نے اپنے اس تاثر کا بھی اظہار کیا کہ ان کے ذہن میں عرصہ سے جو سوالات وشبہات گردش کرتے تھے آج کے بیان سے بفضلہٖ تعالیٰ ان میں سے بہت سوں کا جواب مل گیا۔

بحر الکاہل کے اس علاقے میں (آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سمیت) چونکہ دینی علوم کی کوئی مکمل درس گاہ موجود نہیں ہے، اس لیے اس مدرسے میں دورہ حدیث کی تعلیم کا آغاز یقیناً ایک تاریخی واقعہ ہے جس سے علاقے کے مسلمانوں کو ان شاءاللہ بہت فائدہ پہنچنے کی توقع ہے، اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو مزید ترقی عطا فرمائیں اور یہاں سے دین کے سچے خادم پیدا فرمائیں جو علاقے کی دینی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ آمین

اتوار ۹ جنوری کا دن بھی لمباسا ہی میں گذرا جس میں خواتین کے ایک بڑے اجتماع سے بھی خطاب ہوا، اور مدرسہ کے اساتذہ وطلبہ کی ایک خصوصی نشست سے بھی، نیز مدرسہ کے نصاب ونظام کے بارے میں مشورہ ہوا۔

دوشنبہ (پیر) ۱۰ جنوری کا پروگرام ہمارے میزبانوں نے اس طرح ترتیب دیا تھا کہ اس میں فیجی کے مختلف شہروں میں وعظ کی مجلسیں بھی ہو جائیں، اور ان کے قبائل دیدسیاحتی مقامات کی سیر بھی ہو سکے جن میں انٹرنیشنل ڈیٹ لائن بھی داخل تھی۔ چنانچہ ہم فجر کے متصل بعد سڑک کے راستے جزیرۂ وینوہ کے ایک اور شہر سا بوسابو (Savusavu) کے لئے روانہ ہوئے جو لمباسا سے جنوب مشرق میں تقریباً نوے کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ پورا راستہ انتہائی سرسبز وشاداب حسین پہاڑوں پر سے اُترتا چڑھتا گذرتا ہے، جہاں حد نظر تک سبزہ وگُل سے لدے ہوئے جنگلات پھیلے ہوئے ہیں، یہاں آم کے درخت خودرو ہیں، جنوری کا مہینہ یہاں گرمی کا ہے، اس لئے یہ خودرو

مانا کہ ہنسانے کا میں نے ٹھیکہ لیا ہے مگر دانت صاف رکھنا تو آپ کی ذمہ داری ہے۔ [محمد اقبال ہاشمی، گجرانوالہ]

آموں سے لدے ہوئے تھے، ناریل اور دیوار کے درختوں نے پہاڑوں پر زینہ سا بنایا ہوا تھا، اور پہاڑوں کی درمیانی وادیاں انواع واقسام کے پھلوں اور پھولوں سے لبریز تھیں۔ یہاں کا موسم بھی نسبتاً خنک تھا، اور ہلکی ہلکی بارش نے ماحول کے حسن میں اضافہ کر دیا تھا، اس طرح تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے خوب صورت اور خوش گوار سفر کے بعد ہم جزیرے کے ساحلی شہر سابوسابو پہنچ گئے ۔ یہ بحرالکاہل کے کنارے ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ جس کے دوطرف شاداب پہاڑ اور دوطرف سمندری خلیجیں واقع ہیں، اور چھوٹی سی بندرگاہ بھی ہے، مناظر قدرت کے حسن کی وجہ سے یہ فیجی میں سیاحوں کی دلچسپی کا خاص مرکز ہے۔ یہاں مسلمان بھی اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں، اور ایک مسجد بھی ہے جس میں آج عصر کے بعد میری تقریر کا اعلان تھا۔ لیکن صبح کے وقت ہمیں یہاں سے ہوائی جہاز کے ذریعے ایک جزیرے تیووُنی (Taveuni) جانا تھا جس میں انٹرنیشنل ڈیٹ لائن واقع ہے۔ جہاز کی روانگی میں کچھ دیر تھی ،اس لیے لمبا سا لیک کے صدر جناب عزیز صاحب جو گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے، اس وقفے میں ہمیں سابوسابو کے خوش منظر ساحلی مقامات کی سیر کراتے رہے۔

تقریباً پونے نو بجے ہم ائیر پورٹ پر پہنچے، یہ بہت چھوٹا سا ائیر پورٹ تھا جس میں لاؤنج کی جگہ بس اڈے کی طرح کی بنچیں پڑی ہوئی تھیں، مگر صاف ستھرا ماحول تھا۔ ایک چھوٹا سا طیارہ ہمیں یہاں سے لے کر روانہ ہوا، اور سمندر کی سیر کراتا ہوا صرف پندرہ منٹ میں جزیرہ تیووُنی پہنچ گیا۔ یہاں سے ہم کار کے ذریعہ سمندر کے ساتھ ساتھ کافی دُور تک چلتے رہے۔ یہاں تک کہ انٹرنیشنل ڈیٹ لائن پر پہنچ گئے۔

انٹرنیشنل ڈیٹ لائن پر

یہ ڈیٹ لائن ٹھیک ۱۸۰ طول البلد پر واقع ہے اور یہاں دو بورڈ اس طرح لگے ہوئے ہیں کہ ان کے بیچ میں آدھے انچ کا خلا ہے، یہ خلا ہی ڈیٹ لائن ہے، اس ڈیٹ لائن کے بائیں طرف اتوار تھا، اور دائیں طرف سنیچر۔ اور بورڈ پر لکھا ہوا تھا کہ آپ اگر اس طرح کھڑے ہوں گے کہ آپ کا دایاں پاؤں دائیں بورڈ کی طرف اور بایاں پاؤں بائیں بورڈ کی طرف ہو تو آپ بیک وقت دو دن میں کھڑے ہوں گے، دایاں پاؤں گذشتہ کل (سنیچر) میں ہوگا اور بایاں پاؤں بایاں پاؤں آج (اتوار) میں۔

جو حضرات اس جغرافیائی حقیقت سے مانوس نہیں ،اُن کے سمجھانے کے لیے عرض ہے کہ یوں تو دنیا کے گول ہونے کی وجہ سے ہر وقت سورج کسی جگہ طلوع اور کسی جگہ غروب ہو رہا ہوتا ہے، اس لیے دنیا کے تمام خطوں میں دن اور تاریخ کا آغاز ایک وقت پر نہیں ہوسکتا، بلکہ ہر خطے میں دن کے شروع ہونے کا وقت الگ ہے، لیکن دنیا میں دنوں ، تاریخوں اور اوقات کے یکساں تعین کے لیے بین الاقوامی طور پر یہ انتظام کیا گیا ہے کہ کرۂ زمین کو ۳۶۰ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ان میں سے ہر حصہ ایک ڈگری یا درجہ کہلاتا ہے ۔ مشرق او مغرب کے درمیان ان درجوں کے تعین کے لیے پورے کرۂ زمین کے گرد ایک خط کھینچا گیا ہے جو طول البلد پر واقع ہے، یہاں سے مشرق میں ۱۸۰ درجے تک دنیا کا نصف حصہ پورا ہوتا ہے اور دوسری طرف مغرب میں ۱۸۰ درجے طول البلد پر مشرق و مغرب دونوں خطوط مل جاتے ہیں۔

.....

شادی مبارک : محمد اعجاز خان المعروف چاند بھائی بستی بلوچاں چھاؤنی اور جامعہ فتحیہ کے طالب علم محمد الیاس کی شادی ہوگئی ہے ۔ ہم انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

استاذِ معظم حضرت علامہ کشمیری صاحب(۲)

مفتی محمد جمشید صاحب، احمد پور شرقیہ

(۴) دَوران درس مشکوۃ ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ تدریس کا موقع عنایت فرمائیں تو حدیث اور تفسیر کے اسباق کے ساتھ فنون کے اسباق ضرور پڑھانا۔ اور نیت یہ رکھنا کہ تنخواہ فنون کے اسباق پڑھانے پر لے رہا ہوں، نہ کہ قرآن و حدیث کے اسباق پڑھانے پر۔

(۵) حضرت الاستاذؒ نے فرمایا کہ جب میں نے درجہ تکمیل کے لیے جامعہ خیر المدارس میں داخلہ لیا تو حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ تکمیل کے اسباق پڑھاتے تھے۔ میری رہائش دار الحدیث کے ساتھ والے کمرے میں تھی۔ میں چاہتا تھا کہ کمرہ سے نماز کے لئے مسجد تک جاتے ہوئے کوئی ساتھی ساتھ چلے تا کہ راہ چلتے ہوئے بھی اس کے ساتھ تکرار ہو جائے۔ عموماً ساتھی تکرار کی زحمت سے بچنے کے لیے میرے ساتھ چلنے سے کتراتے تھے۔ کبھی کوئی تیار ہو جاتا تو مسجد جاتے ہوئے راستہ میں تکرار ہو جاتا۔ پھر فرمایا: یوں علم میں پختگی آتی ہے۔

(۶) حضرت الاستاذؒ جامعہ خیر المداس میں تدریس کے دَوان نماز پڑھ کے گھر جانے لگتے کوئی طالب علم مصافحہ کرتا تو اس کا ہاتھ تھام کے کہتے آج کا سبق سناؤ، یوں اس کا ہاتھ تھامے ہوئے گھر تک چلتے جاتے اور سبق سنتے جاتے۔ اس لیے بعض طلبہ ان سے مصافحہ کرنے سے گھبراتے تھے کہ اگر مصافحہ کیا تو سبق سنانا پڑے گا۔

(۷) فرمایا: میں ایبٹ آباد کے جس مدرسہ میں پڑھتا تھا اس وقت طلباء کھانا لینے کے لیے گھروں میں جاتے تھے۔ میں جب کھانا لینے جاتا تو بلند آواز سے سبق پڑھتا جاتا تھا۔ لوگ مجھے دیکھ کر کہتے کہ دیوانہ طالب علم جا رہا ہے۔

(۸) حضرت الاستاذ مولانا شمشاد احمد صاحب استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات نے فرمایا کہ اگر حضرت کشمیریؒ کو تعلیمی اوقات میں کہیں جانا ہوتا اور دس منٹ بھی سبق کے باقی ہوتے تو مجھے اطلاع دیتے کہ تعلیمی اوقات میں اس کام سے جا رہا ہوں۔ یہ احساس ذمہ داری ہے۔

(۹) حضرت مولانا نعیم احمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان) نے فرمایا: ایک طویل عرصہ حضرت کے ساتھ گزرا۔ تین چیزیں بطورِ خاص حضرت کشمیریؒ میں دیکھیں۔

۱۔ علمی پختگی درجہ کمال میں تھی۔ ۲۔ سادگی انتہاء درجہ کی ۔۳۔ اور آپ کی زبان سے کسی کی غیبت نہیں سنی۔

(۱۰) نماز جنازہ کی ادائیگی کے موقع پر جامعہ خیر المدارس کے اساتذہ کرام نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مولانا عابد صاحب نے فرمایا: علامہ کشمیری کا اوڑھنا بچھونا علم، تدریس اور مطالعہ تھا۔ گویا آپ علم سے کنایہ تھے۔ اس لیے ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔

حضرت مفتی محمد عبد اللہ صاحب (رئیس دار الافتاء) نے فرمایا: ایک طویل عرصہ جامعہ میں ان کے ساتھ رفاقت رہی۔ کبھی بھی کوئی اختلاف یا جھگڑے کی بات آپ سے نہیں سنی گئی۔ اور فرمایا: یہ جنازہ ان جنازوں میں سے ہے امید ہے کہ جنازہ پڑھنے والی کی مغفرت ہوگی۔

(دوسری اور آخری قسط)

بے چارا مولوی!!

محمد جنید، مدینہ مسجد احمد پور شرقیہ

افسوس کی بات یہ کہ پانچ چھ ہزار تنخواہ دے کر مولوی کو اپنا ماتحت سمجھ لیتے ہیں اور زبانی کلامی مولوی کو سردار بھی کہتے ہیں اور دین دار بنانے والے علماء کرام پر معاشرہ کی ساری خرابیاں تھوپ دیتے ہیں۔ جس شخص کی بات اس کی بیوی اور اولاد بھی نہیں مانتی اور جس کو گھر میں کھانا پرچی پہ ملتا ہو وہ بھی مولوی پر شیر ہوتا ہے۔

موجودہ دور میں علم اور اہلِ علم سے بے رغبتی میں اضافہ ہو رہا ہے، بڑے سے بڑے عالم دین کی توہین یا بے ادبی کا موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ مزدور پیشہ ور لوگ ہوں یا نامی گرامی تاجر، اینکر و دانش ور کی ذہنیت سب کے سب اہلِ علم کی اہانت پر کمر بستہ نظر آتے ہیں الا ماشاء اللہ۔

سب سے پہلی وحی میں تخلیق انسانی سے پہلے علم کو بطورِ خاص ذکر کرنا علم اور اہلِ علم کی فضیلت ہی تو ہے۔ اسی علم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انسان کے درجات بلند فرماتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اہلِ علم کی قدر سے واقف لوگ ان کی اہانت کے تصور سے کانپ اُٹھتے ہیں۔

بدقسمتی سے آج اہانتِ علم اور اہلِ علم کی توہین کا مرض ایک ناسور کی طرح پھیل چکا ہے، جو طبقہ پوری امت میں سب سے معزز ترین ہے وہی طعن و تشنیع کا ہدف بن کر رہ گیا۔ یہی مسجد و مدرسہ کا مولوی انبیاء علیہم السلام کا وارث ہے اور اسی کو آج تماشا بنا کر رکھ دیا گیا۔

ستم بالائے ستم کہ اپنے کو دین دار کہلانے والے نمازی بھی جو دین کی چند باتیں رٹ لیتے ہیں۔ امام پر رعب ڈالنے میں کسی سے کم نہیں۔ وہ بھی امام و عالم سے بڑھ کر اپنے آپ کو عالم و مفتی کہلوانے لگ گئے۔

لوگوں کی خواہش ہے کہ امام ہمارا محتاج رہے ہم جو کہیں وہی کرے۔ لیکن وظیفہ یا تنخواہ کے معاملہ میں ان لوگوں کو خیال نہیں آتا کہ آخر امام کی بھی ضروریات ہیں۔ ایک مزدور کی مزدوری کے برابر وظیفہ دینے کو تیار نہیں۔

امام و مدرس کے منصب و اہلیت کی مناسب قدر نہیں۔ پانچ سات ہزار تنخواہ دے کر مولوی پر بڑا احسان کرتے ہیں۔ اور اپنی دنیاوی ترقی یا اولاد کے لیے اچھی نوکری کی دعا بھی اسی مولوی سے کراتے ہیں۔ اس وقت ان کے اندر کا انسان کیا لقب دیتا ہوگا یا ضمیر کیا پیغام دیتا ہوگا؟

مقامِ حیرت تو یہ ہے کہ اگر امام اپنی ضروریات کسی جائز و حلال طریقہ سے پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے، کاروبار کرتا ہے تو بھی ان مقتدی حضرات کی طبیعت پر ناگراں گزرتا ہے اور یہ بھی تجربے کی بات ہے کہ یہ نمازی اپنے امام سے سودا سلف نہیں لیں گے۔ ویسے اگر یہ سوچ بنا لیتے کہ اس سے جو نفع ملے گا وہ ہمارے ہی امام کو ملے ایسا ناممکن نظر آیا۔

پتہ نہیں کہ ان لوگوں کے نزدیک مولوی یا امام سے زیادہ سستی بھی کوئی چیز ہوگی۔

اللہ پاک ہمیں اپنے ائمہ اور علماء کرام کی قدر اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆...☆...☆...☆...☆...☆...☆

تجدید عقائد

ایمان کی حقیقت

عبدالمنان معاویہ، الہ آباد

ہر مسلمان کو یہ بات جاننا چاہیے، کہ ایمان کیا ہے؟ اور کن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟ عوام الناس میں عام جملہ رائج ہے، کہ وہ بات بات پر کہہ دیتے ہیں ''ایمان سے''۔ لیکن وہ ہے کیا.؟ کیا جن چیزوں کا نام ایمان ہے، یا جن پر ایمان لانا ضروری ہے، ہم ان سے کما حقہ آگاہ ہیں بھی یا نہیں.؟ ان امور کے متعلق ہماری معلومات سرسری ہیں یا پختہ، ہم نے ساری دنیا کی اہم معلومات اکٹھی کیں، لیکن اگر کبھی سنجیدگی سے نہیں سوچا، تو وہ دینی علم کہ ہمارے پاس دین کا ضروری علم ہونا چاہیے۔

لیکن سچ یہ ہے کہ وراثتی مسلمان ہماری طرح کے ہی ہوتے ہیں، ہم اپنی وراثت سے اپنے آباء واجداد کی قربانیوں کے بعد حاصل ہونے والے ثمر سے بالکل بے فکرے ہیں، آیئے خوابِ غفلت سے جاگ کر نہایت آسان سی بات سمجھتے ہیں یعنی ''حقیقتِ ایمان''۔

ایمان کی تعریف

ایمان کے لغوی معنی:۔ ایمان کا مادہ ''الف، میم اور نون ہے، یعنی امن، لغت کی مشہور کتاب '' فیروز اللغات''میں ایمان کے درج ذیل معنی لکھے ہیں:۔

(۱) '' عقیدہ، مذہب، دھرم، (۲) اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی بتائی ہوئی باتوں پر یقین رکھنا ''۔ (فیروز اللغات)

اصطلاح شرع میں ایمان کا معنی

مسلمان کا اسلام کے دیئے ہوئے تمام احکامات کا زبان سے اقرار کرتے ہوئے ان کو دل سے سچ جاننا، اور اپنے عمل سے ان پر مہر تصدیق ثبت کرنے کا نام ''ایمان'' ہے۔

ایمان کی تعریف ہم حدیث نبویؐ سے درج کرتے ہیں:۔

سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت زیادہ سیاہ تھے اور اس شخص پر سفر کے آثار بھی نہیں تھے (یعنی جس سے باہر سے آنے والے کسی مسافر کا گمان ہوتا) اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہ جانتا تھا (یعنی وہ مدینہ منورہ یا قرب وجوار کا بھی نہیں تھا) یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر دوزانو ہوکر اس طرح بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے سے ملا دیے اور اپنے ہاتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر حج بیت اللہ کی اسطاعت رکھتے ہو تو حج بھی کرو، اس اجنبی نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ سوال بھی خود کرتا ہے اور تصدیق بھی، پھر اس نے کہا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے؟، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی نازل کی ہوئی کتابوں کو، اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کو، اور آخرت کے دن

کو حق جانو (یعنی اس پر دل سے یقین رکھو کہ یہ سب سچ ہے) اور ہر اچھی اور بری تقدیر کو بھی حق جانو، اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ے فرمایا تم اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو، ہاں اگر چہ تم اسے نہیں دیکھ رہے لیکن وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے.....الخ (مسلم شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان قلبی یقین کا نام ہے، اگر بظاہر کوئی کلمہ پڑھے اور دل اس پر مطمئن نہ ہو، بلکہ اس کے دل میں شکوک وشبہات کے ڈیرے ہوں، کہ دین اسلام حق ہے یا نہیں تو گویا وہ ایمان والا نہیں ہے۔

مسند امام احمدؒ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسلام علانیہ ہوتا ہے اور ایمان دل میں''۔ (الحکمہ)

ایمان کے دل میں ہونے پر ایک اور فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرمایئے:۔

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دلوں میں ایمانی کمزوری ایسے آجایا کرتی ہے جیسے کپڑا بوسیدہ ہوجاتا ہے لہٰذا اللہ سے دعا کیا کرو کہ اسے تازہ بہ تازہ کردے''۔ (المستدرک للحاکم)

قرآن حکیم کے مطالعہ سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ ایمان قلبی یقین کا نام ہے سورۃ الحجرات :۱۴ میں ارشاد ربانی ہے:۔

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ: ''ہم ایمان لے آئے ہیں۔'' ان سے کہو کہ: ''تم ایمان تو نہیں لائے، البتہ یہ کہو کہ ہم نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں، اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، اور اگر تم واقعی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہارے اعمال (کے ثواب) میں ذرا بھی کمی نہیں کرے گا، یقیناً اللہ بہت بخشنے والا، بہت مہربان ہے''۔ (آسان ترجمہ قرآن:۱۵۸۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ آیت مبارکہ کے ذیل لکھتے ہیں کہ:۔

''دیہات کے کچھ لوگ دل سے ایمان لائے بغیر ظاہری طور پر کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کررہے تھے، جس کا مقصد مسلمانوں جیسے حقوق حاصل کرنا تھا، مدینہ منورہ میں آکر انہوں نے راستوں پر گندگی بھی پھیلائی تھی، ان آیات میں ان کی حقیقت واضح فرمائی گئی ہے، اور یہ واضح کردیا گیا ہے کہ سچا مسلمان ہونے کے لئے صرف کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے، بلکہ دل سے اسلامی عقائد کو ماننا اور اپنے آپ کو اسلامی احکام کا پابند سمجھنا ضروری ہے''۔ (آسان ترجمہ قرآن:۱۵۸۶)

امام جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں:

''امام ابن ماجہؒ، ابن مردویہ، طبرانی، اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان سے مراد دل کے ساتھ معرفت رکھنا زبان کے ساتھ اقرار کرنا اور ارکان کے مطابق عمل کرنا، **الایمان معرفة بالقلب واقرار باللسان وعمل بالارکان**''۔ (تفسیر درِ منثور، اردو ج،:۶)

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی اموی تحریر فرماتے ہیں:

''یہاں یہ بتلاتے ہیں کہ ایمان ویقین پوری طرح جب دل میں راسخ ہوجائے اور جڑ پکڑ جائے اس وقت غیبت اور عیب جوئی کی خصلتیں آدمی سے دور ہوجاتی ہیں جو شخص دوسروں کے عیب ڈھونڈھنے اور آواز پہنچانے میں مبتلا ہو سمجھ لو ابھی تک ایمان اس

کے دل میں پوری طرح پیوست نہیں ہوا۔

حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں: ایک کہتا ہے ہم مسلمان ہیں یعنی دین مسلمانی ہم نے قبول کیا اس کا مضائقہ نہیں، اور ایک کہتا ہے کہ ہم کو پورا یقین ہے جو یقین پورا ہے تو اس کے آثار کہاں؟ جب کہ واقعی پورا یقین حاصل ہو تو ایسے دعوے کرنے سے ڈرتا اور شرماتا''۔ (تفسیر عثمانی)

یہ بھی عرض کر دیں کہ اس آیت سے مراد دیہات میں رہنے والے وہ لوگ تھے، جو نئے مسلمان ہوئے تھے اور ابھی تک ایمان ان کے قلوب میں راسخ نہیں ہوا تھا، ان کی تعلیم و تربیت کا ابھی آغاز تھا، لیکن انہوں نے دعویٰ بڑا کر دیا، یہ وضاحت اس لئے کرنے پڑی، تا کہ کوئی بد باطن اس آیت سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نہ لے لے۔

آیت درج بالا سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی شخص خود سے خود کو مومن کہلوائے، تو اُس کے مومن ہونے پر اُس وقت تک اُسے خود یقین نہیں ہونا چاہیے، جب تک وہ پیغمبر اسلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کی ماننے والا نہ بن جائے، جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے (سورۃ الحشر: ۷) مومنین کو حکماً ارشاد فرمایا کہ:۔

اور رسول تمہیں جو کچھ دیں، وہ لے لو، اور جس چیز سے منع کریں، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ (آسان ترجمہ قرآن: ۱۷۰۴)

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ میرا رسول تمہیں جو دے لے لو، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے میں نقص مت نکالو، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے کو اپنی عقل کے ترازو میں مت تولو، اگر رسول پنج گانہ نماز دے تو لے لو، اگر رسول حکم زکوٰۃ و شرح زکوٰۃ دے تو لے لو، اگر رسول مدینہ منورہ کا احترام چاہیں، تو مدینہ منورہ کا احترام کرو، اگر رسول تمہیں جنگ میں بلائیں تو دوڑ کر جاؤ، اگر رسول تمہیں جبل احد سے محبت سکھائیں تو جبل احد سے محبت کرو، اگر رسول داڑھی کا حکم دیں تو داڑھی رکھو، اگر رسول باہمی پیار و محبت سے رہنا سکھائیں تو آپس میں محبت کرو، اگر رسول تمہیں علی المرتضیٰ سے محبت سکھائیں تو علی المرتضیٰؓ سے محبت کرو، اگر میرا رسول فاطمہؓ سے محبت کریں تو تم بھی فاطمہ سے محبت کرو، اگر رسول عائشہ سے محبت کریں تو تم بھی عائشہ سے محبت کرو، اگر رسول حسن و حسین سے پیار کریں تو تم بھی حسن و حسین سے پیار کرو، اگر رسول اپنے صحابہؓ و آلؓ سے محبت کا تقاضا کریں تو بلا جھجک صحابہؓ و آلؓ سے محبت کرو، اسی طرح اگر میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مصلیٰ ابوبکر صدیقؓ کے حوالہ کر کے جائیں تو مان لینا، اگر عقلی گھوڑے دوڑائے، یا من گھڑت تاریخی ہفوات کو مان کر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے ''امام'' سے منہ موڑا، اور تاریخی روایات کی بنا پر اصحاب کرام و آل رسول کی شان میں توہین و تنقیص کر بیٹھے تو پھر تمہیں سبھی کچھ ہو سکتے ہو، لیکن مومن نہیں ہو سکتے، کیونکہ تم نے حکم قرآنی کی مخالفت کی، اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے کو نہیں لیا، بلکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند پر اپنی پسند کو ترجیح دی، جس کی وجہ سے تم مومن نہیں، لاکھ خود کو مومن، مومن کہتے رہو۔

درج بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ ایمان ''قلبی یقین'' کا نام ہے، یعنی ایسا قلبی یقین جو توکل اور اعتقادات کی جملہ شرائط کے ساتھ دل میں پیوست ہو اُسے ''ایمان'' کہا جاتا ہے۔

☆...☆...☆...☆..☆...☆

صفحہ افتاء

مسائل کا حل دلائل شرعیہ کی روشنی میں

مفتی محمد نعمان محمدی

سوال: معراج کے واقعہ میں بتایا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس کے الفاظ کیا ہیں اور یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

(محمد معاذ ہاشمی، چکوال)

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

(مسلم:۲۶۸/۲، مسند احمد:۱۴۸/۳)

معراج کی رات میں موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا جو سرخ رنگ کے ٹیلے کے پاس تھی وہ اپنے قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

سوال: جانور کو ذبح کرنے والے شخص نے اگر جان بوجھ کر تکبیر نہ پڑھی ہو تو اس کا کیا حکم؟

(عبدالستار قریشی، بھلوال)

جواب: بوقت ذبح اگر جان بوجھ کر اللہ کا نام نہیں لیا تو جانور حرام ہو جائے گا۔

سوال: سنا ہے جس طرح مچھلی بغیر ذبح کے حلال ہے اسی طرح ٹڈی بھی۔ تو کیا یہ درست ہے؟

(محمد عارف، رحیم یار خاں)

جواب: جی۔ ٹڈی بھی بغیر ذبح کے حلال ہے۔

سوال: کیا حلال جانور کی اوجھڑی کھانا حلال ہے؟

(نصر اللہ حافظ، نولٹی پل فیصل آباد)

جواب: جی اوجھڑی حلال ہے۔

جواب: سونے یا چاندی کا تعویذ پہننا نہ مردوں کے لیے جائز ہے اور نہ ہی عورتوں کے لیے۔ کیونکہ سونے و چاندی کا خول برتن کے حکم میں ہے اور سونے و چاندی کے برتنوں کا استعمال مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی ممنوع ہے۔

سوال: دعا کرتے ہوئے اگر کسی نبی یا ولی کا وسیلہ دے کر دعا کرنا درست ہے؟

(عبداللہ جلال، جلال پور پیر والا)

جواب: جی درست ہے۔

سوال: کچھ لوگ بجلی میٹر چیک کرنے والے کو کچھ رقم دے کر میٹر پیچھے کرا لیتے ہیں اس کے بارے میں رہنمائی فرمادیں کہ اس کا کیا حکم ہے؟

(ملک انصر، ملک کریانہ سٹور بہاول نگر)

جواب: میٹر چیکر کو رقم دینا رشوت ہے اور میٹر پیچھے کرانا حرام ہے اس لیے ایسا کرنے والا شخص رشوت کے گناہ اور حرام کے گناہ کا مرتکب ہے۔

سوال: ہمارے ہاں غیر مسلم بھی آباد ہیں تو انہیں سلام کر سکتے ہیں یا اگر وہ سلام کر دیں تو جواب دے سکتے ہیں؟ (حاجی گل شیر اور گل آفتاب، پشاور)

جواب: غیر مسلم کو سلام کرنا پڑے تو اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اور اگر وہ سلام کر دے تو جواب میں صرف ''وَعَلَیْکُمْ'' کہیں۔

سوال: عورت کان میں زیور پہننے کے لیے کان چھدواتی ہے تو کیا یہ چھدوانا اور زیور پہننا جائز ہے؟

(کوثر تسنیم، تحصیل چونیاں)

جواب: جی۔

سوال: تعویذ پہننے والے سونے یا چاندی کے خول میں تعویذ کا کاغذ رکھ کر پہنتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ نیز مردوں اور عورتوں کے لیے حکم برابر ہے یا کوئی فرق ہے؟ (زوجہ ہارون بخت، اوچ شریف)

عربی کا جملہ ہے الاقارب کاالعقارب رشتے دار تو بچھوؤں کی طرح ہوتے ہیں۔ [اقبال حمید، جلال پور پیر والا]

حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد، ریاست بہاول پور کے جید عالم، فاضل دیوبند، خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین علیؒ واں بھچراں وحضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ

حضرت مولانا حبیب اللہ گمانویؒ (وفات 1972ء)

(قسط:۳۰، آخری قسط)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

ضمیمہ ... چند خطوط

حضرت گمانوی رحمہ اللہ کے کچھ خطوط ان کے پوتے حافظ احمد خان صاحب سے موصول ہوئے ہیں۔ ان کے شکریہ کے ساتھ انہیں یہاں درج کیا جاتا ہے۔

پہلا خط

''بخدمت مولانا حکیم مولوی عبدالواحد صاحب سلمہ ربہ ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مولانا منظور الٰہی صاحب مہتمم مدرسہ احیاء العلوم ظاہر پیر بغرض علاج حاجی پور تشریف لا رہے ہیں از راہ کرم توجہ کریں اور پوری پوری تشخیص فرما کر دوائی عطا کریں یا نسخہ تجویز فرما دیں۔ مولانا کافی عرصہ سے بیمار ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عطاء فرمائیں اور آپ کا علاج کامیاب فرمائے، آمین۔ دعا گو احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ خادم مدرہ انوریہ طاہر والی وگمانی''

دوسرا خط

''حضرت مولانا منظور احمد صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج گرامی حسب الارشاد احقر بروز اتوار پہلی لاڑی پر سوار ہو کر اڈہ پر حاضر ہو جائے گا، اطلاعاً عرض ہے۔ حاجی خدا بخش صاحب کا لڑکا عبدالرحمان وہاں حافظ عبدالخالق کے ہمراہ جناب کے مدرسہ میں حاضر ہو رہا ہے۔ از راہ کرم اس کا داخلہ مدرسہ میں منظور فرماتے ہوئے اس کی تعلیم وتربیت میں کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔ دعا گو احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ''

اس خط کے آخر میں حاجی خدا بخش کی تحریر بھی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

''بخدمت حضرت مولانا صاحب سلمہ اللہ السلام علیکم۔ عرض آنکہ اس کا ہر طرح خیال رکھنا، خصوصاً اسباق وغیرہ کا اور چارپائی وغیرہ کا بھی اور ہر طرح کی پارت ہے۔ بندہ آپ کا مشکور ہوگا والسلام خدا بخش عفی عنہ بقلم خود''

تیسرا خط

''حضرت مولانا منظور احمد صاحب وحافظ غلام مدنی وچوہدری رفیق صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔ بروز بدھ برخوردار حافظ احمد کا قرآن شریف ختم ہونے پر آں جناب کو دعوت دی جاتی ہے از راہ کرم صبح سویرے بروز بدھ تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ حاجی گل محمد صاحب کے پیسے مل گئے ہوں تو دال ارسال کریں۔ شیخ صاحب کی بس پہ بھجوا دیں... اچار کا ایک ڈبہ بدست حاجی خدا بخش صاحب ارسال کریں، مہربانی ہوگی۔ بدھ کی صبح کو میں انتظار کروں گا۔ دعا گو احقر حبیب اللہ عفی عنہ خادم مدرسہ انوریہ۔''

تنبیہ: جہاں... لگائے ہیں یہاں کے الفاظ سمجھ نہیں آئے۔

چوتھا خط

''بخدمت مولانا منظور احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ بخیریت مدرسہ پہنچ گیا ہے والحمد للہ۔ عبدالخالق آپ کے علاقہ کا رہنے والا ہے۔ یہاں بوجہ عدم گنجائش وحسب خواہش طالب علم مذکور آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں اس کے حال پر کرم فرما کر اس کو اپنے مدرسے میں جگہ دے دیویں، مہربانی ہوگی۔ احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ خادم مدرسہ انوریہ''

شعر: نیند کو آج بھی شکوہ ہے میری آنکھوں سے... میں نے آنے نہ دیا کبھی اس کو تیری یاد سے پہلے۔ [رب نواز عمار، بہاول پور]

پانچواں خط

''احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ

بگرامی خدمت...السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مؤدبانہ عرض ہے کہ میرا نواسہ عزیزی شمس الحق سلمہ... بے روزگار ہے۔ آں جناب نے اس کی تقرری ... مدرسہ فاضل گمانی میں فرمائی تھی مگر جناب کے تشریف لے جانے کے بعد فارغ کر دیا گیا۔اب جناب کی سابقہ وحالیہ کرم فرمائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ازراہ لطف اس کو بر سر روزگار فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔احقر ممنون رہے گا اور یہ بچہ جناب...کو دعا دے گا۔دعا گو احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ خادم مدرسہ انوریہ گمانی، ۱۸ر رمضان المبارک ۸۵ھ''

اس خط کی لکھائی مدہم تھی جو جو الفاظ نہیں پڑھے جا سکے وہاں...لگا دیئے ہیں۔

چھٹا خط

بخدمت حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی دامت برکاتہ۔احقر کا ارادہ دال ختم ہوجانے کی وجہ سے ظاہر پیر آنے کا تھا مگر حُسن اتفاق سے مولانا قادر بخش ایرانی آج اپنے رفیقوں کو ملنے کے لیے آیا ہوا تھا۔اس لئے اس کے ہاتھ مبلغ ۳۵ روپے بغرض خرید دال نخودار سال ہیں وہی لاڑی علی پور والی جو طالب علم دال پہنچایا کرتا ہے اس کو دل دے دیویں کہ وہ ڈرائیور صاحب کے حوالے کر کے اس کو کہہ دے کہ یہ دال مدرسہ انوریہ طاہر والی تک لے جا کر دکان دار کے حوالہ کر دے عین مہربانی ہوگی جمیع احباب کی خدمت میں السلام علیکم بالخصوص چوہدری محمد ابراہیم صاحب وچوہدری رفیق احمد صاحب وحافظ غلام مدنی صاحب ومولوی سعید احمد صاحب وحافظ عبدالکریم وحافظ الٰہی بخش صاحب۔

احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ خادم مدرسہ انوریہ طاہر والی یوم الجمعہ ۲۹ر ربیع الاول ۱۳۹۰ھ''

ساتواں خط

درج ذیل خط جامعہ مخزن العلوم خان پور سے لکھا اور یہ اسی مدرسہ کے پیڈ پر ہے۔پیڈ کی عبارت یہ ہے:

''از مدرسہ عربیہ مخزن العلوم رجسٹرڈ عیدگاہ خان پور (رحیم یار خاں) زیر اہتمام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی''

پیڈ کی عبارت پڑھنے کے بعد خط کی عبارت ملاحظہ ہو۔

''محترم مولانا منظور احمد صاحب ومولانا حاجی احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔سالانہ امتحان دورہ شریف مدرسہ مخزن العلوم کے واسطے پرچہ تیار فرمائیں۔طبع آزمائی نہ ہو،متوسط درجہ کے ہوں۔میں پانچ چھ روز کے اندر اندر واپس آؤں گا ان شاء اللہ۔ میرے آنے سے پہلے پرچے تیار ہوں۔احقر حبیب اللہ عفا اللہ عنہ'' اس خط پر تاریخ ۴ نومبر ہے اور سن مدہم ہے محسوس ہوتا ہے کہ ۶۵ء لکھا ہوا ہے۔

اظہار تشکر

بندہ نے جب یہ مضمون لکھنا شروع کیا تب یہی اندازہ تھا تین چار قسطوں کا مضمون ہوگا مگر حضرت رحمہ اللہ کے شاگردوں سے باتیں موصول ہوتی گئیں تو مضمون طویل ہوتا گیا اور الحمدللہ آج تیسویں قسط پہ مکمل ہو رہا ہے۔مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ اللہ نے احمد پور شرقیہ کے مستند عالم اور روحانی پیشوا کے حالات لکھنے کا کام مجھ جیسے عام بندہ سے لیا۔اللہ کا شکر گزار ہوں اور ساتھ ہی ان تمام لوگوں کا جنہوں نے اس مضمون کے سلسلہ میں کسی قسم کا تعاون کیا۔

تنبیہ: حضرت رحمہ اللہ کے حوالے سے جیسے جیسے باتیں موصول ہوتی گئیں میں لکھتا گیا۔اس لیے اس مضمون کو ''علمائے احمد پور شرقیہ'' کتاب کا حصہ بناتے وقت مرتب انداز میں ڈھالنے کی ضرورت ہوگی۔

ماہ شوال میں پیش آنے ایک معرکہ

غزوۂ خندق

مولانا یعیش معاویہ صاحب

غزوہ اس جنگ کو کہا جاتا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود شریک ہوئے ہوں۔ غزوہ خندق کا دوسرا نام غزوہ احزاب بھی ہے، اسی حوالے سے قرآن میں ''سورۃ الاحزاب'' ہے۔ یہ غزوہ سن پانچ ہجری ماہِ شوال میں پیش آیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کفار کی روانگی کا علم ہوا تو صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ کھلے میدان میں جنگ کرنے بجائے خندق کھود کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے۔ سب نے ان کی رائے سے اتفاق کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی حدود متعین کی اور دس دس آدمیوں کو دس گز زمین کھودنا تقسیم فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت سب مہاجرین و انصار صحابہ خندق کھودنے میں مشغول ہو گئے۔ صحابہ کرام انتہائی ولولہ، شوق ولگن اور جانثاری کے ساتھ خندق کھود رہے تھے اور ساتھ ساتھ اپنے شوق وذوق کا اظہار شعروں کی شکل میں کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ولولہ دیکھا تو خوش ہو کر دعا دی:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْآخِرَۃِ
فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُھَاجِرَۃِ

اے اللہ عیش تو صرف آخرت کا عیش ہے، تو انصار ومہاجرین کی مغفرت فرما۔

سردی کا موسم تھا، ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ ساتھ ہی بھوک بھی تھی۔ چھ دن تک خندق کھودی جاتی رہی۔ خندق کو پانی کی تری تک گہرا کھودا گیا۔

مکہ کے بت پرست دس ہزار کا لشکر لے کے یہاں پہنچے۔ ان کے ساتھ اور قبائل بھی مل گئے تھے۔ مدینہ کے رہائشی یہودیوں کا مسلمانوں سے معاہدہ تھا مگر اس وقت وہ بھی معاہدہ توڑ کر کفار کی حمایت میں آ گئے۔ گویا اندر و باہر ہر طرف سے دشمن کا خطرہ ہو گیا۔ از راہ بشریت مسلمانوں کی یہ حالت ہو گئی کہ:

''نگاہیں خیرہ ہو گئیں کلیجے منہ کو آنے لگے''

منافق لوگ حیلے بہانے سے فرار ہو گئے۔ اس مشکل وقت میں صحابہ کرام نے جس جواں مردی، ہمت واستقلال کا ثبوت دیا وہ انہی کا حصہ ہے۔

خندق کا کھودنا عجم کا طریقہ تھا اور عرب میں یہ پہلی بار کھودی گئی۔ اس سے ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنگ میں نئے نئے آلات اختیار کرنا درست ہے۔ نیز یہ طریقہ غیروں کا ایجاد کردہ تھا مگر چونکہ جنگ میں مفید تھا اس لیے جنگ کی حالت کو مضبوط بنانے کے لیے اسے اختیار کر لیا گیا۔ لہذا جنگ میں غیروں کے ایجاد کردہ آلات کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

کفار نے خندق کو دیکھا تو حیران رہ گئے۔ دو ہفتے تک دونوں طرف سے تیز اندازی ہوتی رہی۔ اس جنگ میں مشرکین کے تین آدمی قتل ہوئے اور صحابہ کرام میں سے چھ حضرات شہید ہوئے۔ اس موقع پر اللہ کی خصوصی مدد ہوئی تیز آندھی چلی جس سے کفار کے خیمے اکھڑ گئے، ہانڈیاں الٹ گئیں اور گرد وغبار اُڑ اُڑ کر آنکھوں میں پڑنے لگا۔ مزید یہ کہ آپس میں پھوٹ پڑ گئی۔ کفار ذلیل ہو کر وہاں سے بھاگے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا:

''اب مشرکین ہم پر کبھی حملہ نہ کر پائیں گے، ہم ہی ان پر حملہ کیا کریں گے۔''

اس حدیث سے اقدامی جہاد کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

انتخاب

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

مولانا بشیر، جامعہ آمنہ للبنات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ورسول ہونا کوئی امت مسلمہ کا گھڑا ہوا عقیدہ نہیں ہے یا صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں یہ عقیدہ نہیں بنایا گیا بلکہ قرآن کریم کی ایک سو کے قریب آیات الٰہیہ یہ اعلان کرتی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی ورسول نہیں آئے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ:۔

ما کان محمّدٌ ابآ احدٍ مّن رّجالکم ولٰکن رّسول اللّٰہ وخاتم النّبیّن ط وکان اللّٰہ بکلّ شیءٍ علیمًا ۔(سورت الاحزاب:۴۰)

محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں اور اللہ ہر بات کو خوب جاننے والا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن..از..مفتی تقی عثمانی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاتے تھے وہ خاص قوم کے لیے اور محدود وقت کے لیے تشریف لایا کرتے تھے خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک تمام جنات اور تمام انسانوں اور تمام قوموں اور قبیلوں اور تمام زمانوں اور تمام دوکانوں کے لیے بسنے والوں کے لیے رسول ہیں اور نبی ہیں۔ لہٰذا خاتم النبیین فرمانے سے آپؐ کے خاتم الرسلؐ ہونے کا بھی اعلان ہوگیا سورۃ سبا میں فرمایا:''اور ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنا کر لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے''۔

خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر وصفِ نبوت سے متصف ہونا یعنی نبوتِ جدیدہ سے سرفراز کیا جانا ختم ہوگیا اور سلسلہ نبوت آپؐ کی ذات پر منقطع ہوگیا ان نبوت جدیدہ سے کوئی شخص بھی متصف نہیں ہوگا۔

(تفسیر انوار البیان:۴/۴۱۴،۴۱۳)

مفسر ابن کثیرؒ بہت سی احادیث نقل کرنے کے بعد اپنی تفسیر جلد:۳،صفحہ:۴۹۴ پر لکھتے ہیں کہ:''یہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف بھیجا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت بھی اور آپؐ پر دین حنیف کی تکمیل بھی بندوں پر رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں جو کہ متواتر ہیں خبر دیدی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے تاکہ سب پر واضح ہوجائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو اس مقام کا دعویٰ کرے گا وہ مکار، دجال، جھوٹا ہے خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے اگر وہ جادوگریوں کے کرشمے دکھائے جو بھی طلسم ونیرنگیاں دکھائے یہ سب عقل مندوں کے نزدیک بے کار و گمراہی ہیں''۔(ایضاً)

آیئے قرآن کی ایک اور شہادت ملاحظہ فرمایئے:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینًا۔

(سورت المائدہ:۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کرلیا (لہٰذا اس دین کے احکام کی پوری پابندی کرو)....(شعور دین)

مشکلات کا روحانی حل

جمع و ترتیب: مولانا ابوالحسین حفظہ اللہ

غربت دُور کرنے کا وظیفہ

ایک بزرگ کے پاس کسی نے تنگدستی اور غربت کی شکایت کی تو بزرگ نے فرمایا: ہر رات سونے سے پہلے سورۃ جمعہ پڑھ لیا کرو۔

خاوند اور سسرال سے جھگڑا ہو گیا ہو تو

جس عورت کا خاوند اور سسرال جھگڑالو، طعنہ زن، بات بات پر کیڑے نکالنے والے ہوں تو وہ تین سو تیرہ مرتبہ اور اگر زیادہ وقت نہ ملے تو سات بار نماز فجر اور عشاء کے بعد اس دعا کو پڑھے۔

یَاشَاهِدًا غَیْرَ غَائِبٍ وَیَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ وَیَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ اِجْعَلْ لِّیْ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ فَرْجًا وَّ مَفْرُوْجًا۔

دعا کے اول و آخر درود ابراہیمی تین تین بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے جسم پر مل لیں۔ کچھ دن یہ عمل کریں خاوند، سسرالی بااخلاق قدر دان و ہم نوا بن جائیں گے۔

قوتِ حافظہ کے لیے

اگر کوئی شخص کند ذہنی کا شکار ہو یا کسی کی یادداشت متاثر ہو گئی ہو تو ایک پانی کی بوتل لیں اس پر روزانہ ۷۸۶ بار **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ کر تین دن تک دم کرتے رہیں پھر اس پانی میں بغیر کوئی دوسرا پانی ملائے اکیس روز تھوڑا تھوڑا کر کے پی لیں۔ کند ذہنی اور بھول جانے کے مرض سے شفاء ہو گی ان شاء اللہ۔

سخت مشکل سے نجات

جس کسی کو کوئی رنج و غم یا کوئی سخت مرحلہ پیش آجائے تو وہ فجر کی نماز کے بعد ایک سو ایک بار پڑھے:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ (راحت القلوب صفحہ ۱۶۵)

دشمن اور جادو سے حفاظت

جو شخص **یَا رَقِیْبُ** ستر بار پڑھ کر مال و عیال کے گرد دم کرے تو جادو اور تمام ظاہری و باطنی دشمنوں اور آفات سے حفاظت رہے گی ان شاء اللہ۔

لوگوں کے ہاتھ اور زبان کی تکلیفوں سے حفاظت

اپنے رشتے دار جو فوت ہو گئے ہوں ان کو روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کریم کی تلاوت کر کے ایصال ثواب کر دیا کریں۔ کم از کم صبح و شام قل ھو اللہ احد تین مرتبہ قل اعوذ برب الفلق تین مرتبہ اور قل اعوذ برب الناس تین مرتبہ اس سے آپ مخلوق سے شر، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کی قولی و فعلی تکلیف، کالا جادو، جنات، حسد وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔ اس عمل کو باادب یقین صادق کے ساتھ کرنے کے بعد آپ کو کسی عامل کے پاس جانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

(تسلیم و رضا صفحہ ۳۲ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ)

جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو

اجوائن اور فِلْفِل (مرچ) پر چالیس بار سورہ والشمس پڑھ کر دم کریں، شروع حمل میں حاملہ کو کھلاتے رہیں ان شاء اللہ اولاد طویل العمر ہو گی۔

(تذکرۃ الرشید ۲/۲۹۹)

سر کے مستقل درد سے نجات کے لیے

اگر سر میں مستقل درد رہتا ہو اور علاج سے کوئی فائدہ نہ ہو تو فجر کے بعد سورج نکلنے سے پہلے عرقِ گلاب پر ۳۳۰ بار **بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھ کر دم کر کے اسی وقت پی لیں یا پلا دیں تین دن تک سر کے مستقل درد سے نجات حاصل ہو گی۔

قارئین الفتحیہ کے

آزمودہ نسخے ، گھریلو ٹوٹکے

گردن کی سیاہی دُور کرنا

ڈاکٹر عبدالشکور، اسلام آباد

گردن کی سیاہی یا داغ دھبے دُور کرنے کے لیے شہد، لیموں، ہلدی کا پیسٹ بنا کر گردن پر لگائیں۔ اس سے داغ بھی دُور ہوں گے اور گردن گوری بھی ہوگی۔

چہرے سے فالتو بال ختم کرنا

بنتِ ناصر رحمانی، سخی سرور شاہ

بیسن کو پانی میں گھول کر چہرے پر لگائیں، جب یہ ہلکا خشک ہو جائے تو اسے ہاتھ کی مدد سے کھرچ کر اتار دیں۔ اس سے بال جڑ سے اکھڑ کر نکل آئیں گے۔ پانی میں نمک ڈال کر سوتی کپڑے سے اسے چہرے پر ملیں، تقریباً ایک ہفتے کے باقاعدہ استعمال سے بال ختم ہو جائیں گے۔

فریج میں جما ہوا گوشت جلد پگھلانے کا گُر

حافظ جلال الدین، پشاور

فریزر میں جمے ہوئے گوشت کو فوری پگھلانے کے لیے اسے زیادہ نمک ملے ٹھنڈے پانی میں بھگو دیں۔ اسے سے گوشت کی برف پگھلنے کے ساتھ ساتھ اس میں جما ہوا خون بھی صاف ہو جائے گا اور اس کی رنگت بھی تبدیل نہیں ہوگی۔

آٹے کو کیڑے سے بچانے کے لیے

زوجہ نصیر شاہ، ہیڈ راجکاں

آٹے کو کیڑے سے بچانے کے لیے سیاہ زیرہ لے کر اسے کوٹ کر اس میں نمک پسا ہوا ملا کر پانی کے ساتھ ٹکیہ ملا لیں۔ اسے خشک کر کے آٹے میں رکھئے۔

اس کے علاوہ تیز پات کے پتے ململ کی باریک پوٹلی میں باندھ کر رکھنے سے بھی آٹے میں کیڑے نہیں پڑتے۔

کچن کی بُو ختم کرنے کے لیے

اہلیہ عبدالقیوم، ٹیکری کالونی کراچی

اگر آپ کے کچن میں کسی قسم کی بو پیدا ہو جائے تو تھوڑی سی پسی لونگ یا دار چینی چولہے پر جلائیں کچن کی بو ختم ہو جائے گی۔

کباب پینڈے سے نہ چپکیں

مہر علی بھٹی، کسووال

جب بھی کوئی چیز مثلاً کباب وغیرہ فرائی کریں تو تیل ڈالنے سے پہلے فرائنگ پین گرم کر لیں اور پھر تیل ڈال کر فوراً ہی اس میں کباب ڈالیں۔ اس طرح وہ پینڈے سے نہیں چپکتے۔

سبزی کاٹنے کے داغ دُور کرنے کا حل

جانی سبزی فروش، چوک عباسیہ

سبزیاں کاٹتے وقت اکثر انگلیوں پر کالے داغ پڑ جاتے ہیں آلو کاٹ کر ان پر رگڑنے یا سفید سرکہ ملنے سے داغ دُور ہو جاتے ہیں۔

چنے جلدی گالنا چاہیں تو

ام طلحہ خان، حیدر آباد

اگر پکتے ہوئے چنوں کے سالن میں اُبلتا ہوا گرم دودھ شامل کر دیا جائے تو وہ جلدی گل جائیں گے۔

بادام زیادہ دیر تک محفوظ رکھنا

عبدالوکیل شیخ، لکی مروت

اگر بادام والے برتن میں ایک بڑا چمچ چینی شامل کر دیں تو بادام کئی مہینوں تک تازہ رہیں گے۔

تذکرہ ائمہ

غیر مقلدین کا امام ابوحنیفہؒ کو خراج تحسین

قسط:۵

رب نواز، احمد پور شرقیہ

باب دوم: ابتدائی حالات

امام صاحب رحمہ اللہ کے مولد و مسکن کوفہ کے تذکرہ کے بعد اب ہم ان کے ابتدائی حالات درج کرنے لگے ہیں وباللہ التوفیق۔

اسم گرامی اور نام نامی

محمد ایوب سپرا صاحب لکھتے ہیں:

''آپ کا نام نامی اسم گرامی نعمان ہے....آپ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے: نعمان بن ثابت بن زُوطی بن ماہ۔ زوطی کو زا کے پیش اور طاء کے زیر کے ساتھ ضبط کیا جاتا ہے۔ یہ خاندان فارسی النسل ہے۔ خطیب بغدادی کی اس روایت کو دیگر محققین نے تسلیم کیا ہے۔'' (تہذیب التہذیب ۶/۵۵۹)۔'' (ائمہ اربعہ؛ سیرت، عقائد اور فقہی خدمات صفحہ ۳۷)

مولانا ابوزکی صاحب، امام صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

''آپ کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے۔''

(فقہی مسلک کی حقیقت صفحہ:۴۷)

مولانا عبدالمجید سوہدری صاحب لکھتے ہیں:

''اسمِ مبارک نُعمان بن ثابت ہے۔''

(سیرۃ الائمہ صفحہ:۵۴)

پروفیسر طالب الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہؒ جن کا نام نعمان بن ثابت ہے۔''

(اصلی نماز حنفی صفحہ:۱۵)

مولانا عبدالمنان نور پوری صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ...ان کا نام اور اسمِ گرامی نعمان ہے۔'' (مقالات نور پوری صفحہ:۱۶۸)

مولانا صلاح الدین یوسف صاحب، امام صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

''جب آپ فتویٰ دیتے تو فرماتے: یہ نعمان بن ثابت کی رائے ہے۔'' (مقدمہ، الاصلاح صفحہ:۱۶)

میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اِمَامُنَا وَ سَیِّدُنَا اَبُوْحَنِیفَةَ النُّعْمَانُ اَفَاضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ شَابِیْبَ الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ۔''

(معیار الحق صفحہ:۲)

ترجمہ: ہمارے امام و سردار ابوحنیفہ نعمان اللہ ان پر معافی و بخشش کی زوردار بارش برسائے۔

سنِ ولادت

محمد ایوب سپرا صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی جائے پیدائش کوفہ اور تاریخ پیدائش سن ۸۰ ہجری میں ہے۔ (تہذیب التہذیب ۶/۵۵۹)''

(ائمہ اربعہ؛ سیرت، عقائد اور فقہی خدمات صفحہ ۳۷)

مولانا عبدالمجید سوہدری صاحب لکھتے ہیں:

''کوفہ میں ۸۰ھ کو ولادت ہوئی۔''

(سیرۃ الائمہ صفحہ:۵۴)

مولانا محمد حنیف ندوی صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ جنہیں فہم و فکر کا خارقہ کہنا چاہیے، ۸۰ھ میں پیدا ہوئے''

(الاعتصام، ۹/فروری ۱۹۶۱ء)

مولانا ابوزکی صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ ۸۰ھ کو عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔ یہ بنوامیہ کی حکومت کا زمانہ تھا۔''

(فقہی مسلک کی حقیقت صفحہ:۴۷)

مولانا عبداللہ روپڑی صاحب لکھتے ہیں:

''آپؒ کی پیدائش ۸۰ھ میں ہے۔''
(حکومت اور ربانی علماء صفحہ:۳۹)

مولانا عبدالمنان نور پوری صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ نعمان ۸۰ھ میں اس دنیا پر تشریف لائے۔'' (مقالات نور پوری صفحہ:۱۶۸)

مولانا حکیم محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہؒ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے''
(سبیل الرسول صفحہ:۱۳۷)

والدِ ماجد اور شجرہ نسب

مولانا عبدالمنان نور پوری صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ...ان کے والد گرامی کا نام ثابت ہے دادا کا نام ذوطہ، پردادا کا نام ماح ہے تو نسب اس طرح بنے گا۔امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن ذوطہ بن ماح۔'' (مقالات نور پوری صفحہ:۱۶۸)

محمد ایوب سپرا صاحب لکھتے ہیں:

''عمرو بن حماد بن ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی ہیں...علامہ شبلی نعمانی کا خیال ہے کہ جب زوطی اسلام لائے ہوں گے تو ان کا نام نعمان رکھا گیا ہوگا۔ اس لیے جب اسماعیل نے (جو امام ابوحنیفہ کے پوتے ہیں) اپنا شجرہ نسب بیان کیا تو اپنے دادا کا اسلامی نام ہی ذکر کیا ہے۔اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پردادا ثابت چھوٹی عمر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے اور ان کی اولاد کے حق میں دعا فرمائی تھی۔اسماعیل بن حماد کہتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرما لی ہے۔ (تہذیب التہذیب ۵۵۹/۶، تاریخ بغداد:۳۲۶/۱۳)''

(ائمہ اربعہ؛ سیرت، عقائد اور فقہی خدمات صفحہ ۳۹)

''بخشش کی راہیں'' کتاب میں لکھا ہے:

''نام نعمان بن ثابت ہے ان کے باپ بچپن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے برکت کی دعا کی تھی پھر ۸۰ھ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی''
(بخشش کی راہیں صفحہ: ۴۴۸، افادات حافظ محمد منشاء بن جمال الدین)

نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں:

''حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ثابت جب صغرسنی میں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اُن کے حق میں اور اُن کی ذرّیت کے حق میں دعائے برکت دی۔حضرت امام فرماتے ہیں کہ ہم اپنے حق میں قبولیتِ دعا کے اُمیدوار ہیں۔''
(مآثرِ صدیقی:۸/۴)

مولانا حکیم محمد صادق صاحب لکھتے ہیں:

''امام ابوحنیفہؒ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔اس وقت خلیفہ عبد الملک بن مروان بن الحکم کا عہد تھا۔آپ کے دادا زوطی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہدِ خلافت میں اسلام قبول کیا۔آپ کے والد ثابت اسلام میں پیدا ہوئے۔''
(سبیل الرسول صفحہ:۲۷۵)

ڈاکٹر رانا محمد اسحاق صاحب لکھتے ہیں:

''آپ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطی ہے، آپ فارسی النسل تھے۔'' (حالات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مندرج مترجم فقہ الاکبر صفحہ ا)

.....

ہر قسم کے دیسی شربت اور عرقیات کا مرکز
لبرٹی مارکیٹ کنگن روڈ احمد پور شرقیہ
ہمارے ہاں ٹوپی، تسبیح، مسواک، رومال، خوشبو اور احرام وغیرہ ہمہ قسم دستیاب ہے۔
نکاح رجسٹرار: قاضی مولانا محمود الحسن 0301-6508710

مولانا چراغ صادق صاحب

کتب بینی ہے سَیر اپنی

سیاحت کا جنہیں ہے شوق پھرتے ہیں شہروں میں.....کتب بینی ہے سیر اپنی، کتابیں ہیں چمن اپنا

اندر سے سنگسار

ماہ نامہ آتش فشاں میں لکھا ہے:

''جوش ملیح آبادی لاہور اچھرہ میں مولانا مودودی سے ملنے گیا، مولانا کا حال پوچھا تو مودودی بولے:

''میرے گردے میں پتھری پڑ جاتی ہیں، نکلواتا ہوں، پھر پتھری پڑ جاتی ہے۔''

جوش نے کہا:

''مولانا عبرت حاصل کرو، اس لیے کہ تمہیں اندر سے سنگسار کیا جارہا ہے۔''

(ماہ نامہ آتش فشاں لاہور نومبر ۱۹۷۹ء)

تنبیہ: مذکورہ عبارت بندہ کو واٹس ایپ کے ذریعہ حاصل ہوئی۔

عقیدت...اور...ارادت!

امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے حالات میں کسی نے لکھا:

''گذشتہ روز کا واقعہ ہے کہ میں بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا۔ ''امروز'' کا پرچہ پاس پڑا تھا جس پر حضرت شاہ جی کا فوٹو چھپا ہوا تھا۔ محلّہ کی ایک چھوٹی بچی کھیلتی آئی اور شاہ جی کا فوٹو دیکھ کر بولی یہ شاہ جی کا اخبار ہے؟ کسی کے جواب کا انتظار کئے بغیر واپس دَوڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد آئی اور بڑے منت آمیز لہجے میں کہنے لگی کی میری نانی اماں بہت ہی بوڑھی ہیں۔ وہ شاہ جی کے جنازہ پر نہیں جاسکیں آپ ہمیں یہ اخبار دے دیں گے؟ ہم تصویر دیکھ کر واپس کر دیں گے۔ اخبار لے گئی۔ واپس آکر بولی اگر آپ کے پاس شاہ جی کی کوئی اور اچھی سی تصویر ہو تو ہمیں دے دو، ہم زیارت کر کے واپس کر دیں گے۔ اس بات سے جہاں عوام الناس میں شاہ جی کی بے پناہ مقبولیت اور لوگوں کی ان کے ساتھ عقیدت اور ارادت کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں یہ اندیشہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ شاہ جی کی ساری عمر جن خلاف شرع افعال (مثلاً قبر پرستی، تصویری پوجا، نذر نیاز اور اندھی عقیدت وغیرہ) سے منع فرماتے رہے ہیں۔ ہم لوگ ان افعال کی ابھی سے خود شاہ جی کی تصاویر اور شاہ جی کے مزار سے نہ کر بیٹھیں۔'' (ماہ نامہ نقیب ختم نبوت ملتان، امیر شریعت نمبر: ۲۵۸/۲)

شوخ نے نگاہ نہ کی، ہم بھی چپ رہے

حضرت شاہ جی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے:

''امرتسر میں شیخ عبدالواحد چینی کے برتنوں کی دکان کرتے تھے۔ شاہ جی کے دوست تھے۔ ان دنوں شاہ جی کی رہائش ایک چوبارے پر تھی جہاں مہمانوں کے بٹھانے کے لیے جگہ نہیں تھی۔ لہذا شیخ عبدالواحد جب کبھی شاہ جی سے ملنے آتے تو نیچے کھڑے ہو کر بات چیت ہوتی یا قریب کی ایک دکان پر بیٹھ کر۔ ایک دن شیخ صاحب ملنے آئے تو شاہ جی نے اوپر کھڑکی میں سے جھانکا۔ چونکہ کسی کام میں مصروف تھے اس لیے نیچے نہ اترے اور وہیں سے بات چیت کر لی۔ شیخ صاحب اس وقت تو واپس چلے گئے۔ مگر انہیں یہ بات محسوس بہت ہوئی۔ حتی کہ کچھ دنوں میں دکان چھوڑ کر پشاور چلے گئے۔ اور پھر وہاں سے ایک خط لکھا۔ خط میں صرف ایک شعر لکھا کہ ؎

اس شوخ نے نگاہ نہ کی، ہم بھی چپ رہے
ہم نے بھی کوئی آہ نہ کی، ہم بھی چپ رہے''

(ماہ نامہ نقیب ختم نبوت ملتان، امیر شریعت نمبر: ۳۲۰/۲)

تبلیغی جماعت مشاہیر کی نظر میں

(قسط:۸۰)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

وزیر اوقاف سے میری ملاقات

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کا ایک خط ''تبلیغی جماعت اور اس کی دعوت کے اصول و آداب'' شائع ہوا، اس کے شروع میں مقدمہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب دام ظلہ کا ہے وہ اپنے اس مقدمہ میں لکھتے ہیں:

'' ۱۹۸۴ء کا واقعہ ہے کہ کراچی ائیر پورٹ پر ایک عرب اسلامی ملک کے وزیر اوقاف سے میری ملاقات ہوئی، وہ پاکستان کی وزارت اوقاف کی جانب سے منعقدہ سیرت کانفرس میں شرکت کے لیے اسلام آباد جارہے تھے، وزیر موصوف کے ساتھ دینی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی، حسن اتفاق کہیے کہ اسلام آباد جانے والی فلائٹ لیٹ ہوگئی تو ہماری ملاقات کی نشست بھی لمبی ہوگئی، یوں وزیر موصوف مجھ سے کافی مانوس ہو گئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ: کیا آپ تبلیغی جماعت جس کا مرکز ہندوستان اور پاکستان میں ہے اور اس کے لائحہ عمل کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کر سکتے ہیں؟ اور انہوں نے مجھ سے فرمائش بھی کی کہ میں جماعت کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کروں، اس کے ساتھ ہی انہوں نے مجھے اپنے ملک میں ہونے والی ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کی دعوت بھی دی جو ایک ماہ ہونے والی تھی۔ میں نے ان کی دعوت قبول کر لی اور کہا کہ: جب میں کانفرنس میں شرکت کے لیے آؤں گا تو ان شاء اللہ آپ کو مطلوبہ معلومات پیش کر دوں گا۔ اس کے بعد میں نے کراچی جماعت کے بعض ذمہ دار حضرات سے رابطہ کیا کہ اگر جماعت سے متعلق عربی میں لکھی ہوئی کچھ معلومات ہوں تو وہ میں ساتھ لیتا جاؤں اور عرب حضرات کو پیش کروں، مگر جماعت کے ذمہ دار حضرات نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا، کیونکہ جماعت کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے زیادہ تر اردو میں ہے، جب میری روانگی میں صرف تین دن باقی رہ گئے تو ہمارے محلّہ علامہ بنوری ٹاؤن کی جماعت کے امیر: بھائی نذیر صاحب میرے پاس تشریف لائے اور حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ ...حضرت جی ...سابق امیر کے ایک مفصل مکتوب کی فوٹو کاپی لائے جو انہوں نے ایک ایسی جماعت کو لکھا تھا جو اللہ کی راہ میں دعوت کے لیے نکلی ہوئی تھی۔ اس تفصیلی خط میں حضرت جیؒ نے جماعت کے لائحہ عمل اور چھ نمبروں کو نہایت شرح وبسط سے ذکر کیا تھا، جن کو جماعت نے اپنی دعوت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ الحمدللہ! اس تفصیلی خط کے ملنے سے مجھے خوشی ہوئی کہ میں وزیر موصوف سے کئے گئے وعدہ کا ایفاء کر سکوں گا۔ غالبا دوسرے دن میرا سفر تھا، لہذا میں نے جہاز میں بیٹھتے ہی اس تفصیلی خط کا عربی میں ترجمہ شروع کر دیا۔ الحمدللہ! کہ جہاز جوں ہی منزل مقصود پر پہنچا میں اس کا ترجمہ مکمل کر چکا تھا۔ چونکہ وزیر موصوف نے جماعت کے بارے میں میری ذاتی رائے کا بھی مطالبہ کیا تھا، اس لیے میں نے اپنی معلومات، مشاہدات اور جماعت کے ذمہ دار حضرات کے بیانات کی روشنی میں اپنے رائے بھی لکھ دی، جب وزیر موصوف سے ملاقات ہوئی تو حسبِ وعدہ ان کو یہ معلومات پیش کر دیں۔ وزیر موصوف اس ایفائے عہد پر بہت خوش ہوئے اور شکریہ ادا کیا۔'' (مقدمہ تبلیغی جماعت اور اس کی دعوت کے اصول وآداب صفحہ ۶)

والفضل ماشهدت به الاعداء

غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کو خراج تحسین

قسط:(۸۷)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

بلاعنوان

مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''ہمارے مراسم مجاہد الحسینی سے روزنامہ ''آزاد'' کے زمانہ ادارت میں ہوئے... ''آزاد'' کا دفتر سرکلر روڈ پر شاہ محمد غوث کے سامنے تھا اور مجلس احرار کا دفتر بی (غالباً اس کے قیام کے زمانے ۱۹۲۹ء سے) یہی تھا۔ اس دفتر میں اپنے وقت کے بڑے بڑے لوگ آئے جو مختلف سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھتے تھے۔'' (محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۶)

مہمان نوازی

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''میں شام کے وقت ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ مجاہد الحسینی کے دفتر جاتا تھا اور ان سے خوب باتیں ہوتی تھیں۔ میں وہاں جاتا تو مجاہد الحسینی مجھے گاجر کا حلوہ کھلاتے اور پھر جب گاجر کا حلوہ کھلانا ان کا معمول بن گیا تو میرا وہاں جانا بھی معمول بن گیا۔ اب میں ان سے ملنے کم اور حلوہ کھانے زیادہ جاتا تھا۔''

(محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۶)

حسینی مجاہد

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''میرے دوست مجاہد الحسینی اگر والدینی نام کے مطابق یوسف رہتے تو ممکن ہے دنیا کے اولین یوسف کی طرح بادشاہ ہو جاتے یا کم از کم بادشاہی حلقے کے قریب انہیں کہیں جگہ مل جاتی، لیکن انہوں نے حسینی مجاہد ہونا پسند کیا اور پھر ان کے ساتھ وہی کچھ ہوا جو حسینی مجاہدوں کے ساتھ ہوتا تھا۔''

(محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۶)

تصنیفی خدمات

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

''مجاہد الحسینی نے صرف اخبار نویسی نہیں کی، وہ مصنف بھی ہیں اور انہوں نے متعدد تحقیقی کتابیں تصنیف کی ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱) معاشیات قرآنی: قرآن مجید کے نقطۂ نظر سے معاشی مسائل کا حل

(۲) تعلیم القرآن قاعدہ: یہ مصور قاعدہ ہے۔ مولانا قاری محمد طیب نے اس پر تقریظ لکھی ہے۔

(۳) سیرت وسفارت رسول: مقابلۂ کتب سیرت میں یہ کتاب اول قومی صدارتی ایوارڈ کی مستحق قرار پائی۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن پالیسی: اس کتاب کے مندرجات کا اندازہ اس کے نام سے ہو جاتا ہے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام خدمت خلق: اس کا مطلب بھی اس کے نام سے ظاہر ہے۔

(۶) مشاہیر کی تقریریں: بعض مشہور سیاسی اور مذہبی رہنماؤں کی تقریروں پر مشتمل ہے۔

(۷) خطبات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری: شاہ جی کے حالات، شخصیت اور خطابت

(۸) شاہ ولی کے دیس میں: یہ دہلی (اور ہندوستان) کا سفر نامہ ہے۔

(۹) سفر نامہ عرض الاسلام: بعض اسلامی ملکوں کا سفر نامہ۔

(۱۰) تنقیدات: مطلب نام سے واضح ہو جاتا ہے۔

(۱۱) مولانا حسین احمد مدنی، علامہ اقبال اور مسئلہ قومیت

(۱۲) حج وعمرہ: اس بنیادی رکن اسلام کی ادائیگی کا

طریقہ۔مصور
(۱۳) اسلامی زرعی معیشت: اسلام کے نقطۂ نظر سے زرعی معیشت کی وضاحت
(۱۴) اسیران مالٹا (ناقدین کا تعاقب)۔''
(محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۷)

کچھ ''اسفارِ حج'' کے بارے میں

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:
''مجاہد الحسینی ماشاءاللہ متعدد مرتبہ حج بیت اللہ کر چکے ہیں اور ہر مرتبہ امیر الحاج مقرر کئے گئے۔ یہ ایک اعجاز ہے جو انہیں حاصل ہوا۔ حج کے موقع پر انہیں ارض حجاز میں وہاں کی بہت سی اہم شخصیتوں سے ملاقات کے مواقع میسر آئے۔ ان شخصیتوں میں (۱) شیخ عبد العزیز بن صالح خطیب و امام مسجد نبوی (۲) خادم الحرمین الشریفین ملک فیصل شہید بن ملک عبدالعزیز (۳) شیخ عبدالعزیز بن باز (۴) شیخ عبداللہ بن سبیل امام کعبۃ اللہ (۵) سعود الفیصل ڈپٹی منسٹر حکومت سعودیہ (۶) جناب ابراہیم العقری وزیر اطلاعات و نشریات حکومت سعودیہ شامل ہیں۔''
(محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۸)

تحریک ختم نبوت میں جیل

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:
''تحریک تحفظ ختم نبوت کے بارے میں مجاہد الحسینی ایک سال قید رہے۔ لاہور سنٹرل جیل میں ان کے ساتھ قید تھے ...مولانا احمد علی لاہوری ...سید عطاء اللہ شاہ بخاری...ان حضرات کے ساتھ ان کی ہر وقت رفاقت تھی۔'' (محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۸)

علماء کرام سے ملاقاتیں

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:
''ان کے علاوہ برصغیر کے بے شمار حضرات سے ان کی ملاقات رہیں۔ مثلاً مولانا قاری محمد طیب، سید سلیمان ندوی...مولانا عبد القادر رائے پوری، مولانا منظور احمد نعمانی...مولانا ابوالحسن علی ندوی...اور دیگر بہت سے اصحاب علم کی مجلس میں بیٹھے اور ان سے میل جول کے ان کو مواقع ملے۔ یہ سب حضرات اس دنیائے فانی سے رخصت ہو چکے ہیں۔''
(محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۸)

مجلس احرار سے وابستگی

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:
''مجاہد الحسینی ابتدائے عمر ہی سے مجلس احرار سے وابستہ رہے ہیں اور اس کے تمام سرکردہ رہنماؤں سے ان کا تعلق رہا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مجلس احرار کا دفتر اور اس کا پورا ریکارڈ انہی کے قبضے میں آیا۔ اس حیثیت سے یہ مجلس احرار کے تمام معاملات سے آگاہ اور مختلف اوقات میں انہوں نے جو فیصلے کئے ان سے باخبر ہیں۔ احرار رہنماؤں کی باہمی خط و کتابت اور دوسری جماعتوں کے اکابر سے ان کی مراسلت کا بھی انہیں علم ہوگا۔ یہ ایک دَور کی پوری سیاسی کہانی ہے۔ اسے ترتیب دے کر چھاپ دیا جائے تو بے شمار ایسی باتیں لوگوں کے سامنے آئیں گی، جن سے وہ اب تک بے خبر ہیں'' (محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۸)

اتحادِ امت کے داعی

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:
''جہاں تک میں جانتا ہوں مولانا مجاہد الحسینی باہمت عالم دین ہیں۔ ان کی ہمیشہ کوشش اور خواہش رہی کہ مشترکہ معاملات اہلِ حدیث اور احناف متحد رہیں۔'' (محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۸)

عمر ۸۰ برس سے متجاوز

بھٹی صاحب لکھتے ہیں:
''مجاہد الحسینی صاحب ۸۰ برس سے اوپر چلے گئے اور صحت ماشاءاللہ بہت اچھی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت سے رکھے اور وہ امور خیر کی انجام دہی میں مصروف رہیں۔'' (محفل دانش منداں صفحہ ۲۹۹)

آئینۂ حیات ... قسط:۲۰

بیتی زندگی کی کچھ یادیں

مولانا ابوالحسن بھٹی، احمد پور شرقیہ

گونگوں کی جماعت میں وقت لگانا

معاشرہ نے عموماً گونگوں کو اپنے سے الگ تھلگ رکھا بلکہ کئی لوگوں نے عملاً انہیں انسانی فہرست سے خارج سمجھا۔ اگر انہیں کوئی اہمیت دی گئی تو صرف یہی کہ انہیں ہنر سکھا دیا یا ان کے لیے سکول کی تعلیم کا انتظام کر دیا مگر انہیں دین سکھانے اور ان کی آخرت سنوارنے کا کام اللہ کے فضل سے تبلیغی جماعت نے سرانجام دیا اور ماشاءاللہ جماعت کا یہ امتیازی کارنامہ ہے۔

گونگوں میں تبلیغی کام کی ابتداء جھنگ سے ہوئی، اشرف نام کے تبلیغی ساتھی فکر مند ہوئے کہ گونگوں کو دین دار بنانے کا کام کرنا چاہیے۔اس کے لیے ضروری تھا کہ اشاروں سے بات کرنا آتا ہو،اس لیے انہوں نے گونگوں کے سکول میں داخلہ لیا۔سکول میں اشارے بھی سیکھے اور گونگوں سے دوستانہ تعلقات بھی قائم کر لئے۔ یوں اشارے سیکھ کر انہوں نے گونگوں میں تبلیغ کا کام شروع کیا۔

بندہ نے گونگوں کی جماعت میں وقت لگایا۔ان کے ساتھ ہماری پہلی تشکیل گوجرانوالہ میں ہوئی۔وہاں تبلیغی مرکز میں شب جمعہ کا بیان گونگے کو دیا گیا۔ ترجمان نے ابتداء میں کہہ دیا کہ اشاروں کا تو ترجمہ ہو سکتا ہے۔مگر دوران بیان گونگے کی جو کیفیت ہوگی، وہ آپ اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائیں گے اس کا ترجمہ کرنا میرے بس میں نہیں ہوگا۔

ماشاءاللہ گونگے نے بیان کیا، سارا مجمع نظریں اُٹھائے اسے حیرت و تعجب سے دیکھتا رہا۔ دین کی برکت ہے کہ گونگا شخص بولنے والوں بلکہ زبان و بیان پر قدرت رکھنے والے لوگوں کو بیان کر رہا تھا۔

گونگوں کی معیت میں ہماری دوسری تشکیل جھنگ میں حضرت مولانا حق نواز جھنگوی رحمہ اللہ کے محلّہ کے ساتھ والے پڑوسی محلّہ میں ہوئی۔ حضرت رحمہ اللہ کی مسجد قریب تھی، سپیکر میں کی جانے والی خطیب صاحب کی تقریر جمعہ ہمیں سنائی دے رہی تھی۔ اس وقت حضرت مولانا اعظم طارق رحمہ اللہ جیل میں تھے، اس لئے کوئی اور شعلہ دار خطیب تقریر کر رہے تھے۔

اسی سفر میں حضرت جھنگوی رحمہ اللہ کی مسجد دیکھی، مقامی ساتھیوں نے وہ جگہ بھی دکھائی جہاں حضرت کو شہید کیا گیا اور حضرت رحمہ اللہ اور ان کی جماعت کے دیگر مرحومین کی قبروں پر حاضری کا موقع ملا۔

گونگوں کے ترجمان اور ان میں تبلیغی کام کرنے والے پہلے شخص بھائی اشرف صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وہ گونگوں سے بات کرتے ہوئے آہستہ آہستہ اشارے کرتے تھے۔ بعد کے دیگر ترجمان بہت تیز ثابت ہوئے۔ بہاول پور کے ایاز بھائی اتنے تیز اشاروں سے بات کرتے ہیں کہ خود گونگوں کو کہنا پڑتا ہے کہ ہاتھ آہستہ چلائیں ہمیں تیزی کی وجہ سے بات سمجھنے میں دقت ہو رہی ہے۔ایاز بھائی کے قریبی رشتے دار کچھ بچے گونگے تھے یہ انہیں پڑھایا کرتے تھے اس لیے انہیں نسبۃً مہارت زیادہ تھی۔

بہرحال اگرچہ بعد کے ترجمان بہت آگے نکلے، اور گونگوں کے ساتھ بیرون ملکوں کا سفر بھی کیا مگر اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ کے تحت فضیلت تو اشرف بھائی کی ہے۔ چونکہ انہوں نے ایک اچھے کام کی بنیاد رکھی ہے، اس لیے تب سے گونگوں میں جس قدر دینی کام ہوا اور آئندہ ہوگا سارا ثواب انہیں ملے گا، ان شاءاللہ۔

بہ سلسلہ علمائے احمد پور شرقیہ

حضرت مولانا محمد رمضان نعمانیؒ

(دوسری قسط)

رب نواز، احمد پور شرقیہ

پھر سن ۷۳ء سیلاب والے سال جامعہ انوریہ حبیب آباد طاہر والی چلے گئے نو سال یہاں پڑھا۔ حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ آپ کے بڑے استادوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا قاری اللہ بخش رحمہ اللہ بھی آپ کے استاد ہیں۔ اسی مدرسہ میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب سے بھی علم حاصل کیا۔ ان کے بارے میں فرمایا:

''یہ استاد صاحب وقت کی بہت پابندی کیا کرتے تھے کلاس کو پورا بلکہ زیادہ وقت دیا کرتے تھے۔''

منتہی تعلیم

اتنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دورہ حدیث کے لیے جامعہ مخزن العلوم خان پور چلے گئے۔ یہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا ابراہیم صاحب (فاضل دار العلوم دیوبند) تھے بخاری کے استاد وہی تھے مگر برکت کے لیے بخاری کا کچھ حصہ حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی رحمہ اللہ سے بھی پڑھا۔ ابوداود شریف مولانا واحد بخش صاحب (کوٹ مٹھن والے، فاضل دار العلوم دیوبند) سے پڑھی۔

اس کے بعد دوبارہ دورہ حدیث کرنے بنوری ٹاؤن کراچی گئے۔ وہاں امتحان لے کر داخلہ دیا جاتا ہے تب حضرت مولانا احمد الرحمٰن امتحان لے رہے تھے۔ پوچھا کس سے پڑھ کے آئے ہیں؟ عرض کیا: حضرت مولانا منظور احمد نعمانی سے پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

مجھے شرم آتی ہے کہ میں آپ کا امتحان لوں، بتا کتنے نمبر دوں؟ پھر خود ہی ۱۱۰ نمبر دے دیئے۔ ساتھ ہی لکھ دیا اس کا امتحان حضرت نعمانی صاحب لے چکے ہیں۔

پاکستان میں مختلف مدارس میں پڑھنے کے علاوہ حضرت نے مدینہ یونیورسٹی میں بھی پڑھا۔

مختلف تعلیمی دَورے

دورہ حدیث کرنے کے بعد مزید تعلیم کو جاری رکھا۔ دورہ تفسیر مدرسہ اشرف العلوم شجاع آباد میں حضرت مولانا عبد اللہ بہلوی کے پاس پڑھا، دوسری بار دورہ تفسیر حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی رحمہ اللہ سے پڑھا۔ جب کہ تکمیل حضرت مولانا منظور احمد نعمانی کے پاس کی۔

مناظرہ دار المبلغین کوٹ اَدو ضلع مظفر گڑھ استاذ المناظرین مولانا عبد الستار، مولانا دوست محمد قریشی اور مولانا محمد نافع صاحب رحمہم اللہ سے پڑھا۔

تردید بریلویت ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ میں مولانا محمد یوسف رحمانی صاحب سے پڑھی۔

امامت وخطابت

طاہر والی کے قریب جھیلن والی میں دوسال امامت و خطابت کی اور تدریس بھی یہاں کرتے رہے۔ پھر اوچ شریف جامعہ فاروقیہ محلّہ سود گان (سودگان میں واؤ مجہول ہے) میں پانچ سال امامت کی۔ پھر ملتان عزیز ہوٹل کے پاس ایک مسجد میں امامت کی خدمت سرانجام دی۔ پھر اس کے بعد سے اب تک (بلکہ تاوفات) جامع مسجد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خطابت کی۔

اولاد

حضرت رحمہ اللہ نے اگرچہ متعدد شادیاں کیں مگر اولاد میں صرف ایک بیٹا محمد ریحان المعظم ہے۔

کہانی

چور پکڑنے میں کھوجی کی مہارت

عبدالبصیر، محمود کوٹ

حسب معمول صبح صبح دادا جان ناشتا کرنے کے بعد ہاکر سے اخبار لے کر ہمارے پاس پہنچے اور حکم دینے کے انداز میں بولے:

''چلو بھائی چائے پیتے رہو اور مجھے اخبار سے خبریں پڑھ کر سناتے رہو۔

دادا جان نظر کی کمزوری کی وجہ سے موٹے موٹے شیشوں والی عینک لگانے کے باوجود اچھی طرح اخبار نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اسی وجہ سے ہر روز صبح سویرے ہم سے اخبار کی تمام خبریں سنتے اور ان پر تبصرہ کرتے۔ آج بھی ہم نے بڑی بڑی خبریں سنا ڈالیں۔ دادا جان نے ہمیں حکم دیا:

''وہ چور پکڑنے والی مشین کے بارے میں دوبارہ سناؤ۔''

ہم نے وہ خبر دوبارہ پڑھ کر سنائی۔ اس میں لکھا تھا:

''سائنس دانوں نے ایسی مشین ایجاد کر لی ہے جو چوروں کے نشانات ملنے پر ان نشانات کی روشنی میں چور پکڑنے میں مدد دیتی ہے۔''

دادا جان نے خبر سننے کے بعد سوچتے ہوئے کہا:

''ایک وقت تھا کہ ہر کام انسان اپنے بل بوتے پر کرتا تھا مگر اب ہر کام کے لیے انسان نے مشین ایجاد کر لی ہے۔ اب گویا مشین کے بغیر انسان نامکمل ہے، ہمارے زمانے میں چور پکڑنے کے لیے کھوجی ہوا کرتے تھے اور وہ اپنے فن میں اتنے ماہر ہوتے تھے کہ جو نشان ایک بار دیکھ لیتے، وہ ان کے ذہن میں ایسا نقش ہو جاتا تھا کہ برسوں بعد بھی وہ نشان دیکھ کر فوراً پہچان لیتے تھے۔ ہمارے گاؤں میں ایک فیاض نامی کھوجی رہتا تھا۔''

دادا جان کا تبصرہ کہانی میں تبدیل ہونے لگا۔

''دادا جان ہمارے سکول کا وقت ہو گیا ہے۔''

ہم نے معذرت کرتے ہوئے دادا جان سے اجازت طلب کی۔

''تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا، جلدی جاؤ، باقی واقعہ رات کو۔''

دادا جان نے اپنی گھڑی کو آنکھوں کو قریب کرتے ہوئے کہا۔

رات کو ہم دادا جان کے کمرہ میں داخل ہوئے تو دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا:

''آج تو تم بہت جلد میرے کمرے میں آ گئے ہو۔''

''آج ہم نے آپ سے ایک خاص واقعہ سننا ہے اس لیے۔'' ہم نے دادا جان کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

''اگر یہ بات ہے تو سنو۔'' دادا جان نے اپنے بستر پر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''ہمارے گاؤں میں فیاض نامی ایک کھوجی رہتا تھا اس کے فن کا چرچا دُور دُور تک تھا۔ اس نے ایک بار ایسا کارنامہ سرانجام دیا جس سے عقل دنگ رہ گئی، ہمارے گاؤں کی مسجد کے قریب دو تین دکانیں تھیں۔ وہاں سے تقریباً ضرورت کی ہر چیز مل جاتی تھی۔'' دادا جان نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

''ایک دن مسجد سے صبح کی نماز پڑھ کر نکلا تو حاجی رمضان کی دکان کے سامنے چند آدمیوں کو پریشانی کی حالت میں دیکھا۔ حاجی رمضان بھی موجود تھا، میں نے اس کی وجہ پوچھی:

''میری دکان میں چوری ہو گئی ہے۔'' حاجی رمضان نے پریشانی کے عالم میں جواب دیا۔

''چوروں کے نشانات ملے ہیں؟'' میں نے پوچھا۔

''کوئی نشان چوروں نے چھوڑا ہی نہیں۔'' حاجی رمضان بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

''آپ زیادہ پریشان نہ ہوں، ایک آدمی فیاض کھوجی کو بلانے گیا۔ وہ چوروں کا کوئی نشان ضرور ڈھونڈ لے گا۔'' کسی نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد فیاض کھوجی پہنچ گیا۔ اس نے دکان کے چاروں طرف دیکھا۔ اندر دیکھا باہر دیکھا مگر کہیں بھی کوئی نشان نہ ملا۔ اچانک اس کی نظر دکان کے اندر پڑی ہوئی گندم کے دانوں پر ایک ہاتھ کا نشان تھا جیسے کسی نے گرتے ہوئے وہاں ہاتھ رکھ کر سہارا لیا ہو۔

''چوروں کا نشان مل گیا ہے۔'' فیاض اس نشان کو غور سے دیکھتے ہوئے پکارا۔ حاجی رمضان نے ناامید ہوتے ہوئے کہا:

''اس ایک ہاتھ کے نشان سے چور کیسے پکڑا جائے گا؟''

''چور پکڑنے کے لیے یہی نشان کافی ہے۔ اگر میں اس چور کے ہاتھ کا اسی طرح نشان دیکھ لوں تو ضرور پہچان لوں گا۔'' فیاض نے پرعزم لہجے میں کہا۔

ہم دادا جان کے پاؤں بھی دبا رہے تھے اور ان کے واقعے سے لطف اندوز بھی ہو رہے تھے۔

اس وقت چور پکڑنے کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ گاؤں کے تمام افراد ایک جگہ جمع کیے جاتے، پھر لوگوں سے کچھ فاصلے پر پندرہ بیس منٹ فٹ لمبی اور چوڑی جگہ زمین اچھی طرح صاف کی جاتی اور مجمعے میں سے پانچ آدمی صاف کی گئی جگہ دس قدم چلتے، پھر کھوجی آ کر ان کے قدموں کے نشانات کو دیکھتا اور چور کے قدموں کے نشانات سے ملا کر چور کو پہچان لیتا۔ اگر ان میں سے کسی کے نشانات چور کے نشانات سے نہ ملتے تو وہ جگہ صاف کی جاتی اور مجمعے میں سے پانچ اور آدمی اس جگہ دس قدم چلتے۔ اس طرح باری باری سب لوگ صاف کی گئی جگہ پر چلتے اور کھوجی آ کر پہنچانتا۔ کھوجی کو اگر کسی کے نشانات پر شک ہوتا تو دوبارہ دس قدم چلا کر اس کے قدموں کے نشانات پر غور کرتا اور کھوجی کو یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کہ اس بار کون پانچ آدمی چل کر گئے ہیں، کیونکہ جب کوئی پانچ آدمی صاف کی گئی جگہ پر چلتے تو کھوجی وہاں سے ہٹ جاتا یا کمرے میں بند ہو جاتا تھا جب پانچ آدمی چل کر واپس ہو جاتے تو وہ آ کر نشانات پر غور کرتا اور یہ اس لئے کرتے تھے کہ کھوجی کسی کو اپنی ذاتی رنجش یا دشمنی کی کی بناء پر پھنسا نہ لے۔ چنانچہ دو دن بعد گاؤں کے تمام افراد جمع ہوئے اور گندم کی پانچ بوریاں ایک جگہ رکھ دی گئیں اور مجمعے میں سے پانچ پانچ آدمی آئے اور گندم کے دانوں پر ہاتھ رکھ کر واپس چلے جاتے۔ پھر کھوجی ان نشانات کو غور سے دیکھتا، اس طرح گاؤں کے تمام آدمیوں نے باری باری ہاتھ رکھا مگر کوئی بھی نشان چور کے ہاتھ کے نشان سے نہ ملا۔'' دادا جان ٹانگیں سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

''اس واقعے کو دس سال گزر گئے۔ دس برس بعد فیاض کھوجی قریب کے ایک گاؤں میں کسی کام سے ایک دکان پر گیا۔ وہی آدمی کوئی چیز خریدنے آیا، اس نے دکان کے باہر پڑی چاول کی بوری میں سے چاول اُٹھائے اور دکان دار سے بھاؤ پوچھا۔ بوری میں سے چاول اٹھانے کی وجہ سے وہاں اس آدمی کے ہاتھ کا نشان بن گیا۔ فیاض نے بے خیالی میں اس نشان کی طرف دیکھا تو چونک پڑا، پھر آگے بڑھ کر غور سے اس آدمی کو دیکھنے کے بعد اس آدمی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا:

''آپ سے ایک خاص بات پوچھنی ہے۔'' ایک لمحے کے لیے وہ آدمی گھبرا گیا، پھر سنبھلتے ہوئے بولا:

''جج! جی کیا بات ہے پوچھئے'' (بقیہ صفحہ ۳۷ پہ)

جینا سیکھئے

کامیابی کے بنیادی اصول

سیم راجپوت، احمد پور شرقیہ

بنیادی اصول جس ہم پر ہم عمل کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ کامیابی کوئی پُر اسرار چیز نہیں۔ فقط چند بنیادی اصولوں کے مستقل اِطلاق کا نتیجہ ہے۔اس کا اُلٹ بھی بالکل سچ ہے یعنی ناکامی چند غلطیاں دہرائے جانے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ بات بہ ظاہر بہت سادہ دکھائی دتی ہے لیکن حقیقت یہی ہے کہ بیشتر سچ بہت سادہ ہوتے ہیں ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ سچ سہل ہوتے ہیں ۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ سچ سادہ ہوتے ہیں۔

☆...مسکراتے رہا کریں۔

☆...جائز محبت جتنی زیادہ کر سکتے ہو، کرو۔

☆...ذہین لوگوں سے عزت حاصل کرو۔

☆...بچوں سے شفقت کا برتاؤ کرو۔

☆...دیانت دار نقادوں سے تحسین حاصل کرو۔

☆...چھوٹے دوستوں کی بے وفائی برداشت کرو۔

☆...اچھائی اور نیکی کو سراہو۔

☆...دوسروں میں خوبیاں تلاش کرو۔

☆...دوسروں کو عطا کرتے رہو مگر بدلے کی امید نہ رکھو۔

☆...جب بھی تمہیں کسی مشکل کا سامنا ہو تو اپنے آپ سے دو سوال پوچھو:

(۱) میں اس چیلنج سے کیا سیکھ سکتا ہوں۔

(۲) میں اس چیلنج سے فائدہ کس طرح اُٹھا سکتا ہوں۔

☆...یہ بات یاد رکھنا کہ کامیابی کا تعلق اگرچہ تقدیر سے بھی ہے مگر آپ کو وسائل و اسباب بھی اختیار کرنے ہوں گے یعنی جتنی محنت کرو گے اتنا زیادہ خوش قسمت بن سکو گے۔

☆...کسی بھی شعبے میں کامیابی کا مدار تیاری پر ہے۔

☆...تیاری = مقصد + اصول + منصوبہ بندی + مشق و ریاضت + ثابت قدمی + تحمل و برداشت + فخر و ناز۔

☆...کسی بھی منزل کو پانے اور کامیاب انسان کہلانے کے لیے مقصد کا ہونا از حد ضروری ہے ورنہ کیسی منزل؟ کیسی کامیابی؟ مگر بات یہاں سمجھنے کی ہے کہ کچھ لوگ مقصد تو بنا لیتے ہیں لیکن اس کو حاصل کرنے کے لیے محنت نہیں کرتے ۔ اگر محنت کریں بھی سہی تو بے اصولی کے ساتھ۔ اوپر یہ شکوہ کرتے ہیں کہ قسمت خراب ہے ۔ کامیابی نام ہے مسلسل محنت، مشق و ریاضت اور ثابت قدمی کا۔

☆...اگر بالفرض آپ جان توڑ محنت کے باجود بھی ناکام ہوتے ہو تو یہ آپ کا اپنا کہیں قصور ہے۔ آپ کے اپنے اندر کہیں نہ کہیں کمی ضرور ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ آپ ہار کر بیٹھ جائیں۔ آپ اپنا موازنہ اس انسان کے ساتھ کیوں نہیں کرتے جس نے کسی چیز کو بنانے کے لیے ۹۹ بار کوشش کی اور ہر بار ناکام ہوا۔ آخر سویں بار کامیاب ہو گیا۔

☆...کامیاب لوگ عظیم نہیں کرتے بلکہ وہ تو صرف چھوٹے کاموں کو عظیم طریقے سے کرتے ہیں۔

☆...جس مقصد کو چنو اس پر ڈٹے رہو، مقاصد کو بدلنے والا کبھی منزل پر نہیں پہنچتا اور پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے کے لیے سیدھا راستہ اختیار کرنے کی بجائے دوسرے راستوں میں الجھنا سفر کو دشوار اور منزل کو بہت دُور کر دیتا ہے۔

☆...راہ میں آنے والی مشکلات اور مصائب کا نہ آنا کمال نہیں ، کمال تو یہ ہے کہ آپ ان مشکلات اور

قبر کی تنہائی سے پہلے بھی قدرت ہمیں کئی بار تنہا کرتی ہے تا کہ ہم خالق کے حقیقی تعلق کو سمجھ سکیں۔[بنت سلیمان، ماڈل کالونی کراچی]

مصائب سے کس طرح نبرد آزما ہوتے ہو۔ یہ کمال تحمل و برداشت میں چھپا ہے۔ تحمل و برداشت ایک عام انسان کو ہیرو بنا دیتی ہے۔ ہیرو اس وجہ سے ہیرو نہیں ہوتا کہ وہ دوسروں سے زیادہ بہادر ہوتا ہے وہ اس وجہ سے ہیرو ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے دس منٹ زیادہ بہادر ہوتا ہے۔

☆...جس طرح محنت، مشق و ریاضت، تحمل و برداشت منزل کا حصہ ہیں اسی طرح ایک چیز ''خواہش'' بھی اہم جز ہے۔ جب تم کامیابی کی اس طرح شدید خواہش کرتے ہو جس طرح پانی میں ڈوبا انسان ہوا کی کرتا ہے تب تم کامیاب ہو جاتے ہو۔ جس طرح تھوڑی سی آگ زیادہ حرارت نہیں دے سکتی، اس طرح کمزور خواہش نتائج کو جن نہیں دے سکتی۔ ذہن جو کچھ سوچ سکتا ہے، وہی کچھ حاصل کر سکتا ہے۔!

☆...اگر تمہارا خیال ہے کہ تم کوئی کام کر سکتے ہو تو تم وہ کام کر سکتے ہو۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ تم کوئی کام نہیں کر سکتے تب تم نہیں کر پاتے۔ تمہارے دونوں خیال درست ہیں! کیوں کہ کامیابی قسمت کا نہیں قوانین کا معاملہ ہے جیسا کہ نظم میں کہا گیا ہے۔

تم ایک خیال بوو گے تو ایک عمل پاؤ گے
تم ایک عمل بوو گے تو ایک عادت پاؤ گے
تم ایک عادت بوو گے تو ایک کردار پاؤ گے
تم ایک کردار بوو گے تو ایک تقدیر پاؤ گے
تم ایک کردار بوو گے تو ایک تقدیر پاؤ گے
سب کا آغاز خیال سے ہوتا ہے۔

آخر میں چند عملی قدامات دیئے جا رہے ہیں ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔

☆...مثبت پہلو دیکھیں۔

☆...کام فوراً کرنے کی عادت اپنائیں۔

☆...شکر گزار بنیں۔

☆...اپنے لیے مسلسل تعلیم کا ایک پروگرام تشکیل دیں۔

☆...مثبت عزتِ نفس پیدا کریں۔

☆...ضروری کاموں کو کرنا پسند کریں۔

☆...اگر آپ مثبت عزت نفس فوراً پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ایسے لوگوں کے کام آئیں جو آپ کو نقد یا کسی بھی صورت میں کچھ نہیں دے سکتے۔

☆...یاد رکھئے! ہارنا جرم نہیں، کوشش نہ کرنا جرم ہے۔

.....

بقیہ چور پکڑنے میں کھوجی کی مہارت

''آج سے دس سال پہلے قریب کے گاؤں میں ایک چوری ہوئی تھی، آپ اس کے بارے میں کچھ جانتے ہیں۔'' فیاض نے دھیمے لہجے میں کہا۔

اس آدمی کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔

''جج جج... چوری نن...نہیں، مجھے تو معلوم نہیں۔'' وہ آدمی ہکلانے لگا۔ اب تو فیاض کا شک یقین میں بدل گیا کہ یہ اس واردات میں شامل ہے، اتنی دیر میں دکان پر لوگ اکٹھے ہو گئے۔

''اس واقعہ کو دس سال ہو گئے ہیں اب آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا، سچ سچ بتا دیں، میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ میرا اندازا درست ہے یا غلط۔'' فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس نے کہا:

''جی ہم چار آدمی تھے، چوری کرنے والے، اندھیرے کی وجہ سے شاید میرا ہاتھ گندم کے دانوں پر پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے آج میں پکڑا گیا۔'' اس آدمی نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ فیاض نے اس آدمی کو چھوڑ دیا اور حاجی رمضان نے بھی اسے معاف کر دیا۔

''ہمارے زمانے میں چور پکڑنے والی مشینیں اس قدر تیز ہوتی تھیں۔'' دادا جان نے مسکرا کر کہا اور ہم بھی مسکرانے لگے۔

ماں باپ کے بغیر بچوں کی زندگی

(دوسری اور آخری قسط)...بنت فاروق احمد شاہ، خوشی ٹاؤن احمد پور شرقیہ

عاصم بولا: ''چاچو! مومنہ کو چپس کھانی ہے، اسے چپس لا دیں۔''

''تمہارا باپ کیا مجھے پیسوں کا سوٹ کیس بھر کر دے گیا تھا؟ جو تم لوگ کہو گے تو میں فوراً لا دوں گا۔'' چچا نے ڈانٹ پلائی اور مومنہ کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

''چپ کر کے سو جا، اگر ایک منٹ یہاں کھڑی ہوئی تو دوسرا تھپڑ ماردوں گا'' چچا گرجا۔

عاصم اپنی مومنہ کو لے کر کمرے میں چلا گیا۔

''بھائی! ابو کتنے اچھے تھے؟ ہم جب بھی ان کو کچھ لا دینے کو کہتے تو وہ فوراً لے آتے تھے۔ بھائی! یہ چاچو گندے ہیں۔'' مومنہ بولی۔

اگلے دن جب عاصم اور مومنہ سکول گئے تو پرنسپل نے انہیں سکول میں دو ماہ کی سکول فیس ادا نہ کرنے پر سکول سے نکال دیا۔ اس دن عاصم اور مومنہ جلدی گھر آئے تو عاصم کے چچا نے اس کی وجہ پوچھی اور کہا:

''سکول بند تھا؟''

''نہیں چاچو! دو ماہ کی فیس جمع نہ کرنے پر ہمیں سکول سے نکال دیا ہے'' عاصم نے جواب دیا۔

''میں کیوں تمہاری فیس ادا کروں، تمہارا باپ اپنا سرمایہ مجھے دے کر گیا تھا کیا؟'' چاچو خوامخواہ بولے کیونکہ عاصم نے فیس ادا کرنے کی انہیں گزارش نہیں کی تھی۔

عاصم چچا کی یہ بات سن کر دکھی ہوا۔ انہیں پڑھنے کا شوق تھا مگر شوق پورا کرنے کے اسباب نہ تھے۔

''اگر میں نہیں پڑھ سکتا تو مومنہ کو پڑھاؤں گا جیسے کیسے بھی ہو'' عاصم سوچوں میں گم تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی کتابیں اور نوٹس بیچ دیئے اور مزید یہ کہ روڈ پر چلنے والی گاڑیوں کے شیشے صاف کرنے شروع کر دیئے۔ گاڑی والے انہیں کچھ روپے دے دیتے۔ ایک دن عاصم شام کو گاڑیوں کے شیشے صاف کر کے گھر واپس آیا تو مومنہ کے لیے چپس اور برفی لے آیا، مومنہ چپس اور برفی دیکھ کر خوش ہوگئی۔ بھائی اور بہن دونوں مل کر چپس اور برفی کھانے لگے۔

''چپس اور برفی کے پیسے کہاں سے آئے'' چچا بولا۔

''جہاں سے بھی آئے، آپ کو مطلب؟''، مومنہ نے جواب دیا۔ یہ جواب سنتے ہی چچا نے مومنہ کو پکڑ کر بہت مارا۔ عاصم کو یہ منظر دیکھ کر غصہ آ گیا۔ اس نے ڈنڈا اُٹھا کر اپنے چچا کے سر پر دے مارا۔ اس کے سر سے خون نکلنے لگا۔ عاصم اور مومنہ بھاگ کر پڑوس میں واقع بزرگ کے گھر چلے گئے۔ عاصم دروازے پر کھڑے ہو کر آوازیں دینے لگا:

''انکل انکل! جلدی دروازے کھولئے!''

بزرگ باہر آئے پوچھا: ''کیا بات ہے؟''

''انکل! مجھے اور میری بہن کو بچائیں ورنہ میرا چچا ہمیں مار دے گا۔'' عاصم بولا۔

''تم فکر نہ کرو'' بزرگ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ بزرگ نے فوراً پولیس کو اطلاع کی۔ پولیس آئی زاہد (چچا) کو پکڑ کر لے گئی۔

عاصم بہن کو پڑھانے لگا، گھر میں کھانا بھی خود پکاتا۔ اب اسے والدین بہت یاد آتے تھے۔ والدین کے بعد چچا ہی سہارا تھا مگر وہ تو ظالم نکلا، وہ ظلم کر کے چاہتا تھا کہ یہ تنگ آ کر کہیں چلے جائیں اور میں مکان پر قابض ہو جاؤں۔ مگر فی الوقت تو وہ پولیس کے حوالے ہے، آگے کیا ہوتا ہے اللہ جانے۔

مجرم کی تربیت

رفعت جبیں

حولدار شیر دل انسپکٹر حمزہ کے کمرے میں داخل ہوا تو اندر سے ایک خوب صورت نوجوان بیٹھا نظر آیا۔ اس کے بال بہت سلیقے سے سنوارے گئے تھے۔ لباس بھی بہت صاف ستھرا اور سادہ تھا۔ چہرے پر ایک شرمیلی مسکراہٹ تھی۔ انسپکٹر حمزہ نے اسے اندر داخل ہوئے دیکھ کر کہا:

''آؤ شیر دل بیٹھو... پانچ سال پہلے تم ایک نوجوان کو مارتے پیٹتے ہوئے پولیس اسٹیشن میں لائے تھے۔ تم نے اس کے بارے میں بتایا تھا کہ سارا محلّہ اس سے تنگ ہے ... چوریاں کرنا، نشہ کرنا اور راتوں کو آوارہ گردی کرنا اس کا معمول تھا۔ اس روز بھی غالبا اس نے کوئی چوری نہیں کی تھی ...لیکن چوری کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا تھا اور پھر لوگوں نے پولیس اسٹیشن فون کیا تھا لہذا تم گئے اور اسے لے آئے تھے۔ مارتے پیٹتے ہی اسے حوالات میں بند کر دیا گیا تھا۔ اس کی حرکتوں کی بنا پر کوئی اس کی ضمانت کے سلسلے میں نہیں آیا تھا۔ جب تین دن گزر گئے تو پھر میں اس سے حوالات میں جا کر ملا تھا۔ میں نے جب اس کے گھریلو حالات پوچھے تو اس نے بتایا تھا اس کی والدہ اس کے بچپن میں فوت ہوگئی تھی۔ اس کی ایک بہن تھی اس کی شادی ہوگئی۔ اب وہ اپنے باپ کے ساتھ گھر میں رہتا تھا۔ باپ نے اسے سکول میں داخل کرایا ہی نہیں۔ مطلب یہ کہ اسے سرے سے تعلیم دلوائی نہیں گئی تھی۔ باپ نے اس کی طرف کبھی توجہ نہیں دی۔ وہ کیا کرتا ہے کہاں رہتا ہے کہاں سے کھاتا ہے اس نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔ باپ دن بھر مزدوری کر کے رات کو آتا اور سو جاتا۔ اسے اپنے بیٹے سے کوئی غرض نہیں تھی۔ ان حالات میں بیٹا نہ بگڑتا تو کیا ہوتا۔ وہ آوارہ بن گیا، نشہ بھی کرنے لگا۔ نشہ خریدنے کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ باپ سے اسے گالیاں تو ملتی تھیں، پیسے نہیں ملتے تھے۔ وہ کیا کرتا، چوریاں کرنے لگا۔ چوریاں کرنا، نشہ خرید کر استعمال کرنا۔ بس یہی اس کی زندگی رہ گئی تھی وہ کئی بار پکڑا گیا، اسے حوالات میں رکھا گیا، مارا پیٹا گیا۔ لیکن رہا ہونے کے بعد وہ پھر وہی کچھ کرتا۔ یہ چکر چل رہا تھا کہ ایک دن تم اسے پکڑ کر لائے۔ میں نے اس کے حالات سنے۔ اور میں نے جان لیا کہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ اسے تو بچپن سے تربیت ہی نہیں ملی۔ تب میں نے سوچا، اس کی تربیت کر کے تعلیم کے زیور سے اسے آراستہ کر کے اسے معاشرے کا اچھا انسان بنایا جا سکتا ہے۔ اور پھر میں اسے اپنے گھر لے گیا۔ ایک پرائیوٹ سکول میں اسے داخل کرایا۔ اسے لباس کھانے اٹھنے بیٹھنے کا سلیقہ سکھایا۔ اور آج پانچ سال بعد تم نے اسے دیکھا۔ لیکن نہ پہچان سکے۔ یہ وہی جوان ہے شیر دل۔''

''ارے!'' شیر دل کے منہ سے مارے حیرت کا نکل گیا۔ اب وہ اسے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا اور انسپکٹر حمزہ اور نوجوان مسکرا مسکرا کر اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

.....

دعائے مغفرت

محمد ظفر بھٹی اور محمد کوثر بھٹی (موضع کنجکی والا ترنڈہ محمد پناہ) کی والدہ محترمہ فوت ہوگئی ہیں۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی گزارش ہے۔ (ادارہ)

طنز ... و ... مزاح

مزاح پسند قارئین کے مراسلے

☆...جن: آقا حکم کرو۔
لڑکا: پاکستان کو یورپ یا امریکہ جیسا بنا دو۔
جن: (واپس بوتل میں جا کر بولا) انکل ڈھکن مضبوطی سے بند کرنا۔ (شوکت ملک، مسجد شریف)

☆...ڈاکٹر: (مریض سے) جب تمہیں پتہ تھا کہ کار عورت چلا رہی ہے تو تم سڑک پر کیوں چل رہے تھے؟
مریض: میں سڑک پر تو نہیں چل رہا تھا، میں تو پارک میں سویا ہوا تھا۔ (شوکت ملک، مثالی سکول)

☆...تین سردار ایک چارپائی پہ سونے لگے۔ جگہ کم تھی ،اس لیے ایک سردار نیچے جا کر لیٹ گیا۔ چارپائی والے سرداروں میں سے ایک بولا: بھائی! اوپر آجاؤ جگہ بہت ہوگئی ہے۔ (شوکت شبیر، فلک برادر)

☆...کنجوس کی بیوی: مرغی لے آؤں؟
کنجوس: ابھی نہیں۔ مہمانوں کو بُرا لگا مگر چپ رہے۔
تھوڑی دیر بعد پھر شیخ کی بیوی بولی: مرغی لے آؤں؟
کنجوس: ابھی نہیں۔'' مہمانوں سے رہا نہ گیا اور بولے لے آنے دو لیکن کنجوس چپ رہا۔ جب چاول ختم ہوئے تو کنجوس نے آواز لگائی: ''مرغی لے آؤ'' دیکھا گیا تو زندہ مرغی تھی۔ مہمانوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟
کنجوس بولا: جناب یہ دسترخوان سے گرے ہوئے چاول چننے کے لیے رکھی ہے آپ جو سوچ رہے تھے ایسا کچھ نہیں ہے۔ (عبداللہ، سرگودھا)

☆...گاما چرسی رات کے وقت کھانے کے لیے گھر والوں کے ساتھ دسترخواں پہ بیٹھا ابھی سب نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ صحن میں بندھا بکرا رسی تڑوا کے کمرے میں آ گیا۔ گامے کے باپ نے دیکھا تو چلا کر کہا: پکڑنا اس کو'' یہ سنتے ہی خلاف توقع گاما اچھل کر اٹھا اور اٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ لگنے سے لالٹین کا شیشہ ٹوٹ گیا، کمرے میں اندھیرا ہو گیا۔ اندھیرے میں اس کا گھٹنا اس کے باپ کے منہ پر لگا اور پھر پاؤں سالن کی دیگچی میں جا پڑا، پانی کا بھرا ہوا جگ اس کی ٹھوکر سے گلاس پر گرا اور گلاس ٹوٹنے سے کانچ ہر طرف بکھر گئے۔ گامے کا باپ گھبرا کر بولا: اُوئے بکرے نوں مارو گولی، اس نشئی نوں پھڑو۔ (اسلم گورائیہ، لیہ)

☆...باپ (بیٹے سے) کیوں بیٹا تم نے جمع کا قاعدہ سیکھ لیا؟ بھلا بتاؤ تو بیس میں اور کتنے جمع کریں کہ پچیس ہو جائیں؟
بیٹا: ابا جان بس اتنے ہی اور کہ ملانے سے پچیس ہو جائیں۔ نہ کم، نہ زیادہ۔ (احسان اللہ، تہکال پشاور)

☆...سر آپ چپاتی کے ساتھ کچھ اور بھی پسند فرمائیں گے؟ ویٹر نے گاہک سے پوچھا۔
ہاں! ایک پیپر ویٹ بھی لیتے آنا۔ پچھلی دفعہ میں نے جو چپاتی منگوائی تھی وہ پنکھے کی ہوا سے اڑ گئی تھی۔
(ناظم ملک، سیالکوٹ)

☆...سردار: ہم نے ایک ایسی چیز بنائی ہے جس سے ہم دیوار کے اس پار دیکھ سکتے ہیں۔
انگریز: واہ! وہ کیا چیز ہے؟
سردار: سوراخ۔ (اخت خلیل الرحمٰن طاہری)

☆...آدمی: تمہارے والد کا نام کیا ہے؟
بچہ: بجلی دین۔
آدمی: یہ کیا نام ہوا؟
بچہ: جناب پہلے ان کا نام چراغ دین تھا، پھر سائنس نے ترقی کر لی تو اب انہوں نے اپنا نام بجلی دین رکھ لیا۔ (مسعود انور، کراچی)

منظوم کلام

شعروں کی ڈائری

بارگاہِ الٰہی میں التجا

باطن میں میرے یا رب نہیں جائے یاد تیری
ہر دم رہے حضوری ، دل ہو مقام تیرا
مونس ہو میری جاں کی فکر مدام تیری
ہمدم ہو میرے دل کا فکر دوام تیرا
دل کو لگی رہے دھن لیل و نہار تیری
مذکور ہو زباں پر ہر صبح و شام تیرا
سینہ میں یا رب منقش یا رب کتاب تیری
جاری رہے زباں پر ہردم کلام تیرا

(عبدالخالق جوئیہ، احمد پور شرقیہ)

مدح نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کے جسم سے ہو جس کو رشتۂ عالی
گلاب و عطر سے بہتر ہے وہ پسینہ مجھے
وہ جس کیدل میں نہ ہو آبرو ختم رسل
تو رکھنا فرض ہے اس بے حیا سے کینہ مجھے
نبی کی شان لکھی ، عظمت صحابہ لکھوں
کہ اس انگوٹھی پہ رکھنا ہے ایک نگینہ مجھے

(حافظ شفیق الرحمٰن، بستی جوئیہ)

نئی تہذیب

میں نے دیکھا ہے کہ فیشن میں الجھ کر اکثر
تم نے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیئے
نئی تہذیب کی بے روح بہاروں میں
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیئے

(محمد شکیل ،حیدرآباد)

کانٹوں میں جو کھلتا ہے شعلوں میں جو پلتا ہے
وہ پھول ہی گلشن کی تاریخ بدلتا ہے

(کلامِ مجذوب سے ع اقبال کا انتخاب)

پھر آم...

جلد ہی بازار کی زینت بنیں گے دوستو
لد رہے ہیں تہہ بہ تہہ باغات سے پھر آم اب
آم ہی کو کیوں نہ ٹھہرائے گا عنوان سخن
آم ہی کے نام سے ٹھہرا اثر بدنام اب

(اثر جون پوری)

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو، شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

(عبدلجبار خانی، خان پور)

ہم گُل نہیں ہیں کہ مَسل دیں دنیا والے
ہم تو خوشبو ہیں فضاء وں میں بکھر جائیں گے

(بنتِ عبدالحمید، دارالسلام میر پور خاص)

بس اتنی سی خطا پر رہبری چھینی گئی ہم سے
کہ ہم سے قافلے منزل پر لٹائے نہیں جاتے

(م ش، ناڑہ اٹک)

کسی کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر
تو اپنا بوریا بھی پھر ہمیں تختِ سلیمانی تھا

(سونو جی، احمد پور شرقیہ)

دعاؤں کا قبول و رَد اسی کے بس میں ہے دلبر
مرے بے صورت لفظوں کو بھی وہ منظور کرتا ہے

(رب نواز عمار، بہاول پور)

ستارے ٹوٹتے جاتے ہیں، رہبر اُٹھتے جاتے ہیں
ستم ہے دعیٔ پیغمبر اُٹھتے جاتے ہیں

(بنتِ محمد ارشاد، احمد پور شرقیہ)

مقام فقر ہے کتنا بلند شاہی سے
روش کسی کی گدایا نہ ہو تو کیا کہیے

(حافظ محمد حنظلہ، محلّہ عباسیہ)

مختصر مگر پُراثر

غلامی کا رشتہ

قدرت اللہ شہاب ''شہاب نامہ'' میں لکھتے ہیں:

''میں مصر میں تھا اور حج کے لئے درخواست لکھی تو ایک مصری آفیسر نے مجھ سے پوچھا آپ پاکستانی ہو کر انگریزی میں درخواست کیوں لکھتے ہیں؟ اس نے میری جواب طلبی کی میں نے معذرت کی کہ مجھے عربی نہیں آتی، اس لیے درخواست انگریزی میں لکھنا پڑی ۔آپ کی زبان کیا؟ اس آفیسر نے پوچھا۔

اردو'' میں نے جواب دیا۔

پھر انگریزی میں کے ساتھ آپ کا کیا رشتہ ہے؟ آفیسر نے طنزیہ پوچھا۔

میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ میں یہ تسلیم کروں کہ انگریزی کے ساتھ فقط غلامی کا رشتہ ہے۔ (رب نواز، احمد پور شرقیہ)

اچھی بات

اپنے رب کو یہ مت بتاؤ کہ تمہاری مشکل کتنی بڑی ہے بلکہ اپنی مشکل کو بتاؤ کہ تمہارا رب کتنا بڑا ہے....

(ب، بنت عمران بھٹی، بستی بلوچاں چھاؤنی)

نصیحت

بلند رکھنا نگاہ اپنی ،مزاج اپنا ،خیال اپنا
نہ ڈگمگائیں قدم تمہارے کچھ ایسا رکھنا وقار اپنا

(بنت مولانا محمد اشرف، خوشی ٹاؤن احمد پور شرقیہ)

رسول اللہ کے اسم مبارک کا احترام

سلطان محمود پر اپنے تقویٰ اور کسر نفسی کی وجہ سے حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا غلبہ رہا، وہ اپنی زبان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لانے میں حد درجہ احترام کرتا، اس کے ایک ندیم خاکا نام محمد تھا، وہ اس کو ہمیشہ اسی نام سے پکارا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے تاج الدین کہہ کر پکارا، وہ آیا اور شاہی حکم کی تعمیل کر کے گھر گیا تو تین دن تک سلطان کی خدمت میں حاضر نہ ہوا۔ سلطان نے اس کو گھر سے بلا بھیجا اور اس سے غیر حاضری کا سبب دریافت کیا تو اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے ہمیشہ محمد کے نام سے پکارا کرتے تھے اس روز خلاف عادت مجھے تاج الدین کے نام سے پکارا گیا تو میں سمجھا کہ مجھ سے کوئی بدگمانی پیدا ہو گی ہے، اس لیے میں نے اپنی صورت نہیں دکھائی، اور یہ تین دن میں نے بڑی بے چینی اور بے قراری سے گزارے۔ سلطان نے اس کو یہ کہہ کر اطمینان دلایا کہ میں تم سے بدگمان نہیں ہوں، لیکن جب میں نے تم تاج الدین کہہ کر پکارا تھا، اس وقت میں باوضو نہ تھا، مجھے شرم آئی کہ محمد کا نام بے وضو لوں۔ (تاریخ فرشتہ)

(انتخاب محمد حسن عباسی، بہاول پور)

محبت کی شادی کا انجام طلاق کیوں؟

حضرت مولانا پیر ذوالفقار دام ظلہ فرماتے ہیں:

''آج دنیا کہتی ہے کہ محبت کی شادی کی تھی مگر طلاق ہو گئی۔ محبت کی شادی کرنے والوں کو طلاق کیوں ہوتی ہے؟ اس لیے کہ ان کی بنیاد نفسیاتی خواہش ہوتی ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کو جدا کر دیتا ہے۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ جو شادی بھی کر لیتے ہیں ان میاں بیوی میں سے ایک کا منہ اِدِھر ہوتا ہے اور دوسرے کا منہ اُدھر ہوتا ہے۔ آج دنیا کے بعض ممالک ایسے بھی ہیں جن میں شادی کے بعد پچاسی فی صد شرح طلاق ہو گئی ہے۔ چونکہ بنیاد شہوت ہے، لہٰذا جدائیاں تو ہونی ہی ہیں۔

(عمر فاروق، امام مسجد نور الاسلام اسلم چوک احمد پور)

مقابلہ کریں

اپنی پریشانیوں کا مقابلہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری ہے کہ مقابلہ ٹھنڈے دماغ سے کیا جائے۔

ہم بے شمار پریشان کن خیالات کو خود پر سوار کیے رکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہی کوئی موقع نہ ہو تو ان پریشانیوں کو خود پر سوار کرنے کی بجائے آرام سے بیٹھ جایئے، پانی پیجئے، اللہ کا شکر ادا کیجئے۔ پھر کاغذ پنسل لے کر ان تمام مسائل اور پریشانیوں کی ترجیحات مقرر کریں اور معاملات کی نوعیت چاہے کچھ ہو، الجھن اور دباؤ میں اضافے سے گھبرایئے نہ الجھئے بلکہ ٹھنڈے دماغ کے ساتھ اس کی موجودگی تسلیم کرتے ہوئے ہمت سے مقابلہ کیجئے۔ (محمد جاوید چغتائی، احمد پور شرقیہ)

مختصر کہانی

''زندی کتنی مختصر ہوتی ہے ناں؟'' میں نے پر سوچ انداز میں کہا۔

''ہوں'' لیپ ٹاپ پر ٹک ٹاک کرتے ان کا سر سرسری سا ہلا تھا۔

'' آج ہم یہاں، کل موت پھر قبر میں۔ کتنی افراتفری ہے۔ ہمیں خود پر غور کرنا چاہیے۔'' میں نے انہیں دیکھتے ہوئے بات جاری رکھنا چاہی۔

''سنو! میں سوچ رہا ہوں کہ کچھ سالوں کے لیے باہر چلا جاؤں، اچھا کماؤں گا تو لائف سیٹ ہو جائے گی۔ پھر پوری زندگی سکون کی بسر ہوگی۔'' وہ اپنی ہی میں مگن تھے دنیا والوں کی طرح۔

''ہاں پوری زندگی!'' میرے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا۔ (عشورانا، سناواں)

ضرورت نہیں رہی

ایک جلسے میں حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کی تقریر ہو رہی تھی۔ حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری بھی موجود تھے اور تقریر سننے کے دوران بے ساختہ واہ واہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ رہے تھے۔ آخر میں مولانا محمد علی جالندھری کی تقریر ختم ہوئی۔ اب باری تھی حضرت شاہ صاحب کی اور جلسہ میں اصل بلایا بھی انہیں گیا تھا۔ آپ نے اسٹیج پر آ کر فرمایا:

''مولانا کی اس قدر زبردست تقریر کے بعد میری تقریر کی ضرورت نہیں رہی۔'' یہ کہا اور اسٹیج سے ہٹ گئے۔ (محمد راشد مغل، کراچی)

پڑوسی سے جھگڑنا نہیں چاہیے

حیاۃ الصحابہ: ۵۱۶/۲ میں لکھا ہے: حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے پاس گزرے تو وہ اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اپنے پڑوسی سے جھگڑا نہ کرو کیونکہ پڑوسی تو یہاں ہی رہے گا اور (لڑانے والے) باقی لوگ چلے جائیں گے۔'' (حافظ محمد اظہر، عباسیہ محلّہ)

مجلس نبوی کی برکات

مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس میں تھوڑی دیر بیٹھنے والے کی اتنی صفائی ہو جاتی ہے کہ ساٹھ ساٹھ سال مجاہدہ اور ریاضتیں کرنے والوں کی اتنی صفائی نہیں ہوتی۔ بزرگان دین نے شرعی دائرہ میں رہ کر جو چلہ کشی کی ہے اور ریاضتیں کی ہیں، بعض سطحی قسم کے لوگ ان پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انہوں نے غلط کیا ہے کونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے چلہ کشی نہیں کی تھی۔ بھائی! ٹھیک ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے چلہ کشی نہیں کی مگر ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ضرورت ہی کیا تھی؟ شیشہ صاف ہو تو اس کو صاف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ صاف تو اس وقت کیا جاتا ہے

جب اس پر میک کچیل ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے شیشے ویسے ہی صاف تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے سے اتنے صیقل ہو جاتے تھے کہ ساٹھ سالہ مجاہدے سے بھی وہ کیفیت حاصل نہیں ہوسکتی، تو ان کو مجاہدے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ چلہ کشی کرتے؟ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ کیفیت باقی نہیں رہی، اس لیے دلوں کی صفائی کے لیے مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔'' (ذخیرۃ الجنان ۳/۳۴۶)

(مولانا احمد علی قریشی: ریلوے روڈ احمد پور شرقیہ)

اصل تقویٰ

نیکی جنت کی طلب میں اور برائی سے رکا جہنم کے خوف سے جاتا ہے لیکن اس سے بڑھ کر نیکی کا کرنا اللہ کی محبت میں ہو اور بُرائی سے بچنا اللہ کے خوف سے ہو تو اصل حلاوت ایمانی نصیب ہوتی ہے۔

(مولانا تصور حسین، تلہ گنگ)

وقت وقت کی بات

ایک بزرگ بازار میں بیٹھے رو رہے تھے پوچھا گیا کیوں روتے ہو؟ فرمایا اللہ توبہ قبول کرنا چاہتا ہے مگر لوگ توبہ نہیں کرتے۔ کچھ دن بعد وہی بزرگ قبرستان میں بیٹھے آنسو بہا رہے تھے کسی نے پوچھا: رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا لوگ (مُردے) اللہ تعالیٰ سے صلح (توبہ) کرنا چاہتے ہیں مگر اللہ صلح کے لیے تیار نہیں۔ (بنتِ محمد، جامعہ عائشہ للبنات)

سنت نبوی کے شیدا

☆...مولانا طاہر مسعود ناصر صاحب حضرت خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

''سالکین کی تربیت کے ساتھ ساتھ حضرت کے یہاں اتباع سنت کا بہت اہتمام تھا ایک مرتبہ ایک آدمی جو کئی دنوں سے آپ کے یہاں ٹھہرا ہوا تھا آپ سے کہنے لگا: حضرت میں اتنے دنوں سے یہاں ہوں میں نے آپ کی کوئی کرامت تو دیکھی نہیں؟ فرمایا: ''توں میرا کوئی کم سنت خلاف دیکھیا اے'' تو نے میرا کوئی کام خلافِ سنت دیکھا؟'' (مجلّہ صفدر: اشاعتِ خاص بیاد شیخ المشائخ نمبر صفحہ ۷۲)

(محمد طلحہ خان، جنہاں سومرو)

جھوٹ اور اس کی نحوست

زبان کے ذریعہ سے سب سے زیادہ جس گناہ کا ارتکاب کر کے بے حیائی کا ثبوت دیا جاتا ہے وہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ قرآن کریم میں ہے جھوٹ بولنے والوں پر لعنت ہے اللہ کی۔

(سورۃ آل عمران آیت ۲۱)

حدیث میں ہے: جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اس کلمہ کی بدبو کی وجہ سے جو اس نے بولا ہے رحمت کا فرشتہ اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

(محمد حسن: حسن ابدال)

اپنی مثال آپ

نوائے وقت اخبار میں لکھا ہے:

1937ء میں انڈیا میں کانگریس کی گورنمنٹ بنی، گاندھی نے اپنے وزیروں کو سادگی کی زندگی گزارنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا:

''میں رام چندر اور کرشن کا حوالہ نہیں دے سکتا کیونکہ وہ تاریخی ہستیاں نہیں تھیں، میں مجبور ہوں کہ سادگی کی مثال کے لیے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے نام پیش کرتا ہوں وہ بہت بڑی سلطنت کے حاکم تھے، پر انہوں نے فقیروں والی زندگی گزاری''۔ (ہریجن 27.07.1937)

(محمد ساجد جھمٹ، موضع نند پورہ)

ایک کہے گا تو دس سُنے گا

جواہر پارے، صفحہ ۳۳ میں لکھا ہے: کسی نے حضرت احنف بن قیسؒ (م ۷۲ھ) سے کہا اگر آپ مجھے ایک بات کہیں گے تو مجھ سے دس سنیں گے، آپ

نے جواباً کہا کہ (بھائی تمہاری بات اپنی جگہ) لیکن تم اگر مجھے دس کہو گے تو مجھ سے ایک بھی نہ سُنو گے"

(حافظ محمد اقبال، احمد پور شرقیہ)

اللہ کا ہر کام حکمت بھرا

ایک شہری گاؤں کی طرف سیر کو نکلا۔ راستہ میں تربوز کے کھیت سے گزرتے ہوئے آم کے درخت کے نیچے جا بیٹھا۔ آم پر لگے پھلوں کو دیکھ کر کہنے لگا: اللہ تیرا پیدا کرنا بھی عجیب ہے کہ تربوز کی کمزور سی بیل پر بڑے بڑے تربوز لگا دیئے اور آم کا درخت بہت بڑا بنایا مگر اس کا پھل چھوٹا!!! اتنے میں اوپر سے آم کا پھل گرا اور اس کے سر پہ لگا۔ فورا کہنے لگا: اللہ تیری حکمت پہ قربان تو نے جیسے بنایا ٹھیک بنایا۔ اگر آم کے درخت پر تربوز جتنا بڑا پھل ہوتا اور مجھے آ لگتا تو میرا کیا ہوتا؟ (بنت حافظ مقبول، جامعہ فتحیہ للبنات)

اچھی سوچ رکھو

اچھی سوچ رکھو، اچھی سوچ سے الفاظ بنتے ہیں۔ الفاظ سے عمل بنتا ہے اور عمل سے کردار بنتا ہے اور کردار سے آپ کی پہچان ہوتی ہے۔

(حافظ احمد علی، مدرسہ ختم نبوت)

غرور سے نہ چلو

ایک بزرگ نے ایک شخص کو ٹوکا کہ غرور سے نہ چلو وہ غصہ میں آ کر کہنے لگا تو جانتا نہیں میں کون ہوں؟ ان بزرگ نے کہا: جانتا ہوں۔ پہلے تو ایک پلید نطفہ تھا اور انجام کار ایک گندہ مردار ہو جائے گا اور اس کے بیچ میں یہ حالت ہے کہ پیٹ میں نجاست کو لئے پھرتا ہے۔ (عثمان خادم، جامعہ خیر المدارس ملتان)

قابل غور

جب تم کافروں کو عروج پر دیکھو تو سمجھ لو کہ انہوں نے ضرور مسلمانوں والی صفات اپنائی ہیں اور جب مسلمانوں کو ذلت و پستی میں دیکھو تو جان لو کہ ضرور کافروں کی عادتوں کو اپنا لیا ہے۔

(بنت حبیب الرحمٰن بھٹی جامعہ فتحیہ للبنات)

والدین کی خدمت

مجالس نفیس صفحہ ۲۹۴ میں لکھا ہے: والدین کی خوب خدمت کرنی چاہیے۔ والدین کی خدمت سے رزق بڑھتا ہے اور ان کی نافرمانی کرنے سے رزق کم ہوتا ہے۔ آج کل لوگ والدین کی نافرمانیاں کرتے ہیں پھر جب معاشی حالات تنگ ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کسی نے جادو کر دیا ہے۔

(قاری احمد یار، مدرس جامعہ فتحیہ)

حکمران ہوں تو ایسے

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ خلافت میں بیوی سے کہا: انگور کھانے کو دل کر رہا ہے تمہارے پاس کچھ پیسے ہوں تو دو تا کہ انگور خرید سکوں۔ بیوی نے جواب دیا: میرے پاس کچھ نہیں، آپ امیر المؤمنین ہیں اور آپ کے پاس اتنا بھی نہیں کہ انگور لے کر کھا لیں۔؟ فرمایا: دل میں انگور کی تمنا آ جانا اس سے بہتر ہے کہ کل دوزخ کی زنجیروں میں جکڑا جاؤں۔ یعنی بیت المال کی رقم سے انگور کھانا پسند نہ کیا کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال ہے۔

(مجتبیٰ بن مشتاق احمد سیٹلائٹ ٹاؤن وائی بلاک)

توبہ...

توبہ کے لیے کانوں کو ہاتھ لگانے کی نہیں
بلکہ گناہوں کو ہاتھ نہ لگانے کی ضرورت ہے۔

(بنت سعید، جامعہ رشیدیہ للبنات)

بات ہے سمجھ کی

ایک سردار جی کپ میں چمچ ہلاتے، چائے کی چُسکی لیتے بُرا سا منہ بناتے کپ نیچے رکھتے اور دوبارہ چمچ ہلاتے پھر کپ اٹھا کر چُسکی لیتے بُرا سا منہ بناتے اور کپ کو نیچے رکھ کر چمچ ہلانے لگتے جب وہ یہ عمل پانچ چھ مرتبہ دہرا چکے تو چمچہ ٹرے میں پھینک کر موجود لوگوں سے کہنے لگے: "لو بھئی دوستو! ایک بات تو طے ہو گئی" دوستوں نے چونک کر پوچھا وہ کیا ہے...؟

سردار جی بڑے ہی اعتماد سے بولے "یہی کہ اگر چائے

میں چینی نہ ہو تو چاہے لاکھ بار چمچ ہلائیں چائے میٹھی نہیں ہوسکتی'' (بنت حق نواز، احمد پور شرقیہ)

اقوال زندگی

موت کا عمل تو زندگی کے عمل کے ساتھ شروع ہوجاتا ہے۔ بچپن تو بچپن میں ہی مرجاتا ہے جوانی ختم ہوجاتی ہے، بینائی کے چراغ گل ہوجاتے ہیں۔انسان کی آنکھ کے سامنے مانوس چہرے رخصت ہوجاتے ہیں، تاریخیں بدل جاتی ہیں آرزوئیں حسرت بن جاتی ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ موت سانس کے رک جانے، آنکھ کے بند ہونے کا نام ہے۔

(محمد عمر فاروق، موضع کنڈی پرہار)

اپنی اصلاح کریں

۱۔سب سے پہلا کام گھریلو مسائل کو حل کرنے کے لئے سب گناہوں کو چھوڑنا ہے اور سب فرائض، واجبات، سنتوں پر عمل کرنا ہے۔۲۔گھر سے ٹی وی، کیبل وغیرہ اور تصویریں گھر سے نکال دیں۔اگر اتنی ہمت نہ پائیں تو کم از کم انہیں سٹور میں رکھ دیں تاکہ رہائش کے کمروں میں فرشتوں کی آمد ہوسکے۔۳۔غلط صحبتوں سے خود بچیں اور بچوں کی بھی بچائیے۔فضول باتوں: غیبت، بُرائیاں بیان کرنے سے بچنے کا اہتمام کریں۔۴۔سسرالی رشتہ داروں سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔۵۔بے پردہ پھرنے سے پرہیز کریں، یہ گناہ بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے۔(فرخ صہیب: ۲۴ چک ڈی این بی)

مزاح

میرے رشک قمر تو نے آلو مٹر اتنا اچھا پکایا مزہ آ گیا۔
بھوک بھی مٹ گئی پیٹ بھی بھر گیا مجھ کو اتنا کھلایا مزہ آ گیا۔
مرچ بھی تیز تھی کام ہی کر گئی سینہ ایسے جلایا مزہ آ گیا۔
میرے رشک قمر میرے رکشے پہ چڑھ میں نے رکشہ ایسے بھگایا مزہ آ گیا۔(حافظ عبدالرحمٰن، محلّہ عباسیہ)

پانی پینے کے مفید اوقات

۱۔صبح اُٹھنے کے بعد ایک گلاس پانی پینا اندرونی اعضاء کو تندرست رکھتا ہے۔ ۲۔نہانے کے بعد ایک گلاس پانی پینا بلڈ پریشر کو ختم کرتا ہے۔۳۔کھانے سے آدھا گھنٹے پہلے دو گلاس پانی پینے سے ہاضمہ درست رہتا ہے۔۴۔ سونے سے پہلے آدھا گلاس پانی پینے سے ہارٹ اٹیک سے حفاظت رہتی ہے۔

(ام حسان، جامعہ زینب للبنات)

آیئے دُعا سیکھیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسْلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں سستی اور بُڑھاپے سے اور گناہوں سے اور (قرضوں) کے بوجھ سے۔ (بنت مولانا زبیر العزیز، جامعۃ الحنیف للبنات)

انسان کی خودغرضی

انسان ایسا خودغرض ہے کہ جب کسی کو پسند کرتا ہے تو اس کی بُرائیاں بھول جاتا ہے اور جب کسی سے نفرت کرتا ہے تو اس کی اچھائیاں بھول جاتا ہے۔

(بنتِ سراج، احمد پور شرقیہ)

.....

سوالوں کے جواب دیں

صحیح جواب دینے والوں کے نام اگلے شمارہ میں شائع ہوں گے ان شاء اللہ۔

(۱) قرآن میں کتنے رکوع ہیں؟
(۲) عمدۃ الاثات کس کی کتاب ہے؟
(۳) غزوۂ خندق کس سن ہجری میں پیش آیا؟

شمارہ:۸۸ میں درج سوالوں کے جوابات

(۱) صحابہ میں سے قرآن میں صرف سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔

(۲) ''شہاب نامہ'' کتاب قدرت اللہ شہاب کی ہے۔
(۳) بدری صحابہ کرام کی تعداد ۳۱۳ ہے۔
صحیح جواب دینے والے:
محمد ریحان مستوئی (گمانی)، محمد کاشف ارائیں (چکی موڑ احمد پور شرقیہ)، ام ہارون قریشی، (ہارون آباد)

.....

[...مفتی رب نواز کی تالیفات...]
(۱) فضائل اعمال کا عادلانہ دفاع (جلد اول)۔
(۲) زبیر علی زئی کا تعاقب۔
(۳) علمائے احمد پور شرقیہ۔
(۴) کاروانِ دیوبند۔
(۵) جنازے کے مسائل۔
(۶) مسائل قربانی۔
(۷) غیر مقلدین کا علمائے دیوبند کو خراج تحسین۔
(۸) مسئلہ وحدۃ الوجود اور آلِ غیر مقلدیت۔
(۹) ازدواجی زندگی خوش گوار بنائیں۔
(۱۰) کتب بینی ہے سیر اپنی۔
(۱۱) مسئلہ تین طلاق پر مدلل بحث۔
(۱۲) غیر مقلد ہو کر تقلید کیوں؟۔
(۱۳) احادیث بخاری اور غیر مقلدین۔
(۱۴) تبلیغی جماعت مشاہیر کی نظر میں۔
(۱۵) غیر مقلدین کا امام بخاریؒ سے اختلاف۔
(۱۶) مضامین و مقالات۔
(۱۷) فقہ حنفی کے چند مسائل کا مجموعہ۔
(۱۸) عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔
(۱۹) مشکلات کا روحانی حل۔
(۲۰) نماز اور دعائیں۔
(۲۱) تذکرہ انبیاء علیہم السلام۔
(۲۲) سنت نبوی کے عاملین۔

قارئین کے تاثرات

☆...مفتی صاحب! ہماری شکیل احمد پور شرقیہ محراب والا کے مضامات میں ہوئی، آج جمعرات کو آپ کے ادارے حاضری ہوئی۔ ساتھیوں کے ساتھ کچھ دیر مجلس لگی لیکن آپ کے ساتھ ملاقات نہیں ہو سکی۔ دوران تشکیل آپ کی ادارت میں شائع ہونے والے رسالہ الفتحیہ کے مطالعہ کا موقع ملا، اللہ اسے مزید مقبولیت عطاء فرمائے۔ (محمد عاصم، قذافی ضلع باجوڑ)

ادارہ: آمین

☆...الفتحیہ گھر تب پہنچا جب میں مشین لگائے کپڑے دھو رہی تھی۔ رسالہ آجانے کے بعد صبر مشکل تھا، اس لیے کپڑے بھی دھوتی رہی اور مطالعہ بھی کرتی رہی۔ کہانیاں اچھی لگیں اور سلسلہ علمائے احمد پور شرقیہ بھی پسند آیا۔ (اختِ معاویہ، احمد پور شرقیہ)

ادارہ: ماشاء اللہ۔

☆...رمضان کا ''الفتحیہ'' اشاعت سے پہلے ہی پی ڈی ایف کی صورت میں موبائل پر دیکھ لیا تھا۔ مضامین دلچسپ لگے تو رسالہ پانے کا اشتیاق ہوا۔ اللہ کے فضل سے باوجود یہ کہ چھٹیاں تھیں رسالہ وصول ہو گیا۔ حسب سابق رسالہ کے سبھی مضامین عمدہ تھے۔
(محمد اکمل بلوچ، اوچ شریف)

ادارہ: الحمد للہ۔

☆...ویسے تو میں سارا رسالہ پڑھتا ہوں مگر سب سے پہلے ''علمائے دیوبند کو خراج تحسین''...اور...''امام ابوحنیفہ کو خراج تحسین'' پڑھتا ہوں۔ یہ دونوں مضامین وقت کی اہم ضرورت ہیں، اس لیے گزارش ہے کہ ان مضامین کو جاری رکھیں اور تسلسل نہ ٹوٹنے پائے۔
(محمد معاذ ہاشمی، چکوال)

ادارہ: جی ان شاء اللہ۔

بہت پیارے رشتے رابطوں کے فقدان کی وجہ سے تنازعات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ [نواز جہاں، ڈیرہ غازی خاں]

بھو کے لیے ھدایات

انتخاب: بنت ماسٹر محمد ارشاد ، جامعہ فتحیہ للبنات

ساس کو اپنی دشمن نہ سمجھے

لڑکی ہمیشہ ایک موٹی سی بات سمجھے کہ اگر ساس میری دشمن ہوتی تو مجھے اپنے گھر لاتی ہی کیوں؟ جب اس نے مجھے اپنے بیٹے کے لیے پسند کیا اور مجھے بہو بنا کر لائی تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ میری دشمن نہیں بلکہ میری مُحسنہ ہے اس کا مجھ پر احسان ہے جب بہو یہ بات ذہن میں لے کر سسرال کے گھر آئے گی تو وہ ساس کو ساس نہیں، ماں سمجھے گی اور ماں کے سمجھنے سے ہی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

ساس سے لاپرواہی نہ برتے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ساس بوڑھی یا بیمار ہے تو بہو آتے ہی شیرنی بن جاتی ہے اور ساس کو اپنے وقت پر کھانا اور دوا وغیرہ بھی نہیں دی جاتی، یہ چیز انتہائی بُری ہے۔ آنے والی بہو یہ سوچے کہ اگر اپنی بوڑھی ساس کی خدمت کروں گی تو خاوند راضی ہوگا اور اس سے میرا رب مجھ سے راضی ہوگا تو اَب ساس کی خدمت کرنا کوئی مشکل بات نہ ہوگی۔

ساس کا دل خوش کرنے کی کوشش کرے

بہو کو چاہیے کہ ایسے مواقع تلاش کرے جس سے وہ ساس کا دل جیت سکے کیونکہ بعض کام بہت چھوٹے ہیں مگر ذرا سی توجہ دے دینے سے دوسرے بندے کا دل بہت آسانی سے جیتا جا سکتا ہے مثلاً اگر ساس کوئی دوا وغیرہ استعمال کرتی ہے تو وقت پر اس کو دوا دے دینا، احتیاطی کھانا کھاتی ہے تو وہ بنا کر دے دینا، وضو کا پانی گرم کر کے دے دینا، مصلی بچھا دینا وغیرہ چھوٹے چھوٹے کاموں سے بہو جب ساس کو توجہ دے گی تو ساس سمجھے گی کہ یہ میری بہو نہیں بیٹی ہے تو یقیناً ساس کا رویہ بھی ماں جیسا ہو جائے گا۔

ساس کے تجربات سے فائدہ اُٹھائے

بہو کو چاہیے کہ کوئی بھی کام کرے تو ساس کے تجربات سے فائدہ اُٹھائے یعنی ہر کام ساس سے پوچھ کر کرے اور ذہن میں یہ سوچے کہ اگر میں اپنی اس امی (ساس) سے پوچھ کر کام کروں گی تو غلطیاں کم کروں گی اور اس کے ساتھ ساتھ ساس کے تبصروں سے بھی سبق سیکھے کہ میں نے تو ایسے پکایا اور ایسے دستر خوان لگایا مگر میری ساس نے ایسے کہا تو ساس کی بات درست ہے آئندہ اسی پر عمل کروں گی۔

ساس کو ہرانا ماں کو ہرانے کی طرح سمجھے

ایک اہم بات یہ ہے کہ اگر گھر میں کھینچا تانی کا ماحول بن گیا ہے تو ہمیشہ ساس کا ساتھ دے اور سمجھے کہ ساس کو زیر کرنا ماں کو زیر کرنے کی طرح ہے۔

خاوند سے ساس اور نند کی بُرائیاں ہرگز نہ کرے

چغل خوری سے ہمیشہ بچے اور خاوند کے سامنے اس کی ماں، بہن وغیرہ کی چغلیاں کرنا اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ کام ہے۔ بہو اگر گھر میں کوئی کمی کوتاہی دیکھے بھی تو خاوند سے اس کا ذکر نہ کرے، خاوند کو یہ نہ بتائے کہ آپ کو کیا پتا کہ آپ کی بہن کیا ہے؟ کیا کرتی ہے؟ آپ کی ماں تو ایسی ایسی ہے، بلکہ بہو جب یہ تھوڑے دنوں میں گھر میں مانوس ہو جائے گی پھر گھر والے سب اس کو سمجھنے لگیں گے تو یہ گھر کے ماحول کو اچھا بنا لے گی چنانچہ اس کو چاہیے کہ گونگی اور بہری بن کر رہے کیوں کہ گونگے اور بہرے سے کسی کو کوئی نقصان کا خوف نہیں ہوتا تا کہ گھر کے افراد اس کے قریب نہ جائیں۔ (گھریلو جھگڑوں سے نجات)

نیو حماد سلک سینٹر

انڈین ساڑھی، فراک، لہنگا، میکسی۔ نیز تمام لیڈیز فینسی ورائٹی دستیاب ہے

شہزادی مارکیٹ احمد پور شرقیہ ... پروپرائٹر: عماد رحیم 0333-6357015...0315-2416755

صدیق گولڈ سمتھ

دلکش اور فینسی زیورات کا مرکز...کوچہ جامع مسجد صرافہ بازار احمد پور شرقیہ

سونے و چاندی کے خوب صورت اور دیدہ زیب زیورات آپ کی پسند کے عین مطابق دستیاب ہیں۔

پروپرائیٹرز: محمد صدیق: / 03017746399 عبداللطیف 0302-7714482

مکہ گلاس اینڈ ایلومینیم

ہمہ قسم شیشہ کی ورائٹی، ملائیشین ڈور بلینڈ پردے کا کام کیا جاتا ہے نیز ایلومینیم کے دروازے اور ونڈو کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے

نزد اُور ہیڈ برتیج عباسیہ چوک احمد پور شرقیہ

پروپرائٹرز: حافظ عبدالخالق 0301-8536319 محمد امجد 0301-7820969

اُسامہ گفٹ سنٹر

تحصیل بازار نزد مچھلی والا پھٹہ احمد پور شرقیہ...ہمارے ہاں روم ڈیکوریشن اور گفٹ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

پروپرائٹرز: فرقان گردیزی، رضوان گردیزی اور اسامہ گردیزی رابطہ: 0311-3472980

بھٹہ پراپرٹی ایڈوائز

بالمقابل پرانا کالٹکس پیٹرول پمپ سکھیل روڈ احمد پور شرقیہ

پیراگون امین سٹی ہاؤسنگ سکیم رائل ریزیڈینشیا پلاٹوں کی خرید و فروخت کے لیے رابطہ کریں۔ نیز احمد پور شرقیہ اور بہاول پور میں زرعی، سکنی، اور کمرشل جائیداد کے لیے بااعتماد ادارہ۔ حاجی غلام حسین بھٹہ 0307-4030700 محمد اختر 0300-2422588

عبد القدیر گولڈ سمتھ و نگینہ ہاؤس

احمد پور شرقیہ میں پہلی بار خالص سونے کے زیورات شرعی طریقہ اجرت پر تیار کرائیں، خسارہ پالش نہیں لیا جائے گا

پرانی غلہ منڈی صادق بازار روڈ احمد پور شرقیہ

پروپرائٹرز: عبدالقدیر 0301-7776710 محمد رفیق 0306-8473277 مفتی محمد ابراہیم 0301-2888439

حافظ آٹوز ڈیکوریشن اینڈ سپیر پارٹ

ہمارے ہاں فینسی ٹینکی ٹاپے اور ڈیکوریشن کا سامان سستے داموں دستیاب ہے

کچہری روڈ بالمقابل ڈاکٹر یونس ہسپتال روڈ احمد پور شرقیہ... پروپرائیٹر: حافظ محمد ابراہیم...رابطہ: 0301-2439805

اقوی فریش مینرل واٹر

کے ایل پی روڈ بالمقابل سٹلائٹ ٹاؤن نزد مدینہ مسجد احمد پور شرقیہ

صحت کے لیے بہترین پانی...فری ہوم ڈلیوری...شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں

پروپرائیٹرز: محمد وسیم 0303-6735359 محمد احمد 0304-7897526

اپنے جائز کاروبار کی تشہیر کے لیے مجلّہ الفتحیہ میں اشتہارات دیں۔ اشتہار کے لئے رابطہ 0307-4034570

احمد گولڈ سمتھ اینڈ گولڈ ٹیسٹ لیبارٹری

فینسی زیورات کا مرکز

ہمارے ہاں سونے و چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
تیار شدہ بھی دستیاب ہیں

محمد راشد 0333-6356820 محمد رشید 0305-5837457

کوچہ جامع مسجد
صرافہ بازار احمد پور شرقیہ

راجہ گولڈ سمتھ

رابطہ: عبدالمجید محمد سلمان راجہ
0301-7732680

یہاں پر سونے و چاندی کے زیورات
آرڈر پر اور تیار شدہ بھی دستیاب ہیں

گولڈن مارکیٹ نزد جامع مسجد احمد پور شرقیہ

حرم صمم آٹوز

یونائیٹڈ اور روڈ پرنس کے موٹر سائیکل اور لوڈر
رکشے آسان اقساط پر دستیاب ہیں

CAUTEX
0302-2136778

بالمقابل حافظ ہوٹل KLP روڈ احمد پور شرقیہ
یہاں تمام ڈیزل و پیٹرول گاڑیوں کے آئل فروخت و تبدیل کیے جاتے ہیں

چھوٹی مکھی کا خالص شہد

بیری والا

پروپرائیٹر خالد محمود بھٹی احمد پور شرقیہ

0334-7870827, 0307-5807195

خالص دیسی گھی دستیاب ہے

ایک کال کریں پارسل آپ کے دروازے پر
100% پیور گارنٹی کے ساتھ

نیو عبدالوحید جنرل سٹور

New Abdul Waheed General Store

عبدالوحید 0302-7878487
محمد حسین 0303-8637008

ہمارے ہاں تیاری کا سامان ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے

اندرون صادق مارکیٹ احمد پور شرقیہ